﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ☆﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۹ — جمعۃ المبارک ۲۸/جون ۲۰۰۲ء — ۱۶/ربیع الثانی ۱۴۲۳ ہجری قمری — ۲۸/احسان ۱۳۸۱ ہجری شمسی — شمارہ ۲۶

شہید کی تمنا

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
”جنت میں داخل شدہ کوئی بھی شخص دنیا میں واپس آنا اور اس کی نعمتوں سے فائدہ اٹھانا پسند نہیں کرتا سوائے شہید کے۔ وہ تمنا کرتا ہے کہ دنیا میں لوٹے اور دس دفعہ خدا کی راہ میں قتل ہو کیونکہ وہ شہید کے مقام اور مرتبہ کو دیکھ چکا ہوتا ہے“۔

(صحیح بخاری کتاب الجہاد باب تمنی المجاہد)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

جو شخص نوع انسان کے ساتھ اخلاق سے پیش آتا ہے خدا تعالیٰ اس کے ایمان کو ضائع نہیں کرتا۔ مخلوق کی ہمدردی اور خبر گیری حقوق اللہ کی حفاظت کا باعث ہو جاتی ہے

”غرض اخلاق ہی ساری ترقیات کا زینہ ہے۔ میری دانست میں یہی پہلو حقوق العباد کا ہے جو حقوق اللہ کے پہلو کو تقویت دیتا ہے۔ جو شخص نوع انسان کے ساتھ اخلاق سے پیش آتا ہے خدا تعالیٰ اس کے ایمان کو ضائع نہیں کرتا۔ جب انسان خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ایک کام کرتا ہے اور اپنے ضعیف بھائی کی ہمدردی کرتا ہے تو اس اخلاص سے اس کا ایمان قوی ہو جاتا ہے۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ نمائش اور نمود کے لئے جو اخلاق برتے جائیں وہ اخلاق خدا تعالیٰ کے لئے نہیں ہوتے اور ان میں اخلاص کے نہ ہونے کی وجہ سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ اس طرح پر تو بہت سے لوگ سرائیں وغیرہ بنادیتے ہیں۔ ان کی اصل غرض شہرت ہوتی ہے۔ اور اگر انسان خدا تعالیٰ کے لئے کوئی فعل کرے تو خواہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ اسے ضائع نہیں کرتا اور اس کا بدلہ دیتا ہے۔

مَیں نے تذکرۃ الاولیاء میں پڑھا ہے کہ ایک ولی اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ بارش ہوئی اور کئی روز تک رہی۔ ان بارش کے دنوں میں مَیں نے دیکھا کہ ایک اسّی برس کا بوڑھا گبر ہے جو کوٹھے پر چڑیوں کے لئے دانے ڈال رہا ہے۔ مَیں نے اس خیال سے کہ کافر کے اعمال حبط ہو جاتے ہیں اس سے کہا کہ کیا تیرے اس عمل سے تجھے کچھ ثواب ہوگا؟ اس گبر نے جواب دیا: ہاں ضرور ہوگا۔ پھر وہی ولی اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جو مَیں حج کو گیا تو دیکھا کہ وہی گبر طواف کر رہا ہے۔ اس گبر نے مجھے پہچان لیا اور کہا کہ دیکھو ان دانوں کا مجھے ثواب مل گیا یا نہیں؟ یعنی وہی دانے میرے اسلام تک لانے کا موجب ہوگئے۔

حدیث میں بھی ذکر آیا ہے کہ ایک صحابیؓ نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ ایام جاہلیت میں مَیں نے بہت خرچ کیا تھا۔ کیا اس کا ثواب بھی مجھے ہوگا؟ آنحضرت ﷺ نے اس کا جواب دیا کہ یہ اسی صدقہ و خیرات کا ثمرہ تو ہے کہ تو مسلمان ہو گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کسی کے ادنیٰ فعل اخلاص کو بھی ضائع نہیں کرتا۔ اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مخلوق کی ہمدردی اور خبر گیری حقوق اللہ کی حفاظت کا باعث ہو جاتی ہے۔ پس مخلوق کی ہمدردی ایک ایسی شے ہے کہ اگر انسان اسے چھوڑ دے اور اس سے دور ہوتا جاوے تو رفتہ رفتہ پھر وہ درندہ ہو جاتا ہے۔ انسان کی انسانیت کا یہی تقاضا ہے کہ وہ اسی وقت تک انسان ہے جب تک اپنے دوسرے بھائی کے ساتھ مروّت، سلوک اور احسان سے کام لیتا ہے اور اس میں کسی قسم کی تفریق نہیں ہے جیسا کہ سعدی نے کہا ہے ۔ بنی آدم اعضائے یک دیگر اند۔

یاد رکھو ہمدردی کا دائرہ میرے نزدیک بہت وسیع ہے۔ کسی قوم اور فرد کو الگ نہ کرے۔ مَیں آج کل کے جاہلوں کی طرح یہ نہیں کہنا چاہتا کہ تم اپنی ہمدردی کو صرف مسلمانوں سے ہی مخصوص کرو۔ نہیں، مَیں کہتا ہوں کہ تم خدا تعالیٰ کی ساری مخلوق سے ہمدردی کرو۔ خواہ وہ کوئی ہو۔ ہندو ہو یا مسلمان یا کوئی اور۔ مَیں کبھی ایسے لوگوں کی باتیں پسند نہیں کرتا جو ہمدردی کو صرف اپنی ہی قوم سے مخصوص کرنا چاہتے ہیں۔ ان میں بعض اس قسم کے خیالات بھی رکھتے ہیں کہ اگر ایک شیرے کے مٹکے میں ہاتھ ڈالا جاوے اور پھر اس کو تلوں میں ڈال کر تل لگائے جاویں تو جس قدر تل اس کو لگ جاویں اس قدر دھوکہ اور فریب دوسرے لوگوں کو دے سکتے ہیں۔ ان کی ایسی بیہودہ اور خیالی باتوں نے بہت بڑا نقصان پہنچایا ہے اور اُن کو قریباً وحشی اور درندہ بنا دیا ہے۔ مگر مَیں تمہیں بار بار نصیحت کرتا ہوں کہ تم ہرگز ہرگز اپنی ہمدردی کو محدود نہ کرو۔ اور ہمدردی کے لئے اس تعلیم کی پیروی کرو جو اللہ تعالیٰ نے دی ہے یعنی ﴿اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى﴾(النحل:۹۱) یعنی اوّل نیکی کرنے میں تم عدل کو ملحوظ رکھو۔ جو شخص تم سے نیکی کرے تم بھی اس کے ساتھ نیکی کرو۔

اور پھر دوسرا درجہ یہ ہے کہ تم اس سے بھی بڑھ کر اس سے سلوک کرو۔ یہ احسان ہے۔ احسان کا درجہ اگرچہ عدل سے بڑھا ہوا ہے اور یہ بڑی بھاری نیکی ہے لیکن کبھی نہ کبھی ممکن ہے احسان والا اپنا احسان جتلاوے مگر ان سب سے بڑھ کر ایک درجہ ہے کہ انسان ایسے طور پر نیکی کرے جو محبت ذاتی کے رنگ میں ہو جس میں احسان نمائی کا بھی کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ جیسے ماں اپنے بچہ کی پرورش کرتی ہے۔ وہ اس پرورش میں کسی اجر اور صلے کی خواستگار نہیں ہوتی بلکہ ایک طبعی جوش ہوتا ہے جو بچے کے لئے اپنے سارے سُکھ اور آرام قربان کر دیتی ہے۔ یہاں تک کہ اگر کوئی بادشاہ کسی ماں کو حکم دے دے کہ اپنے بچہ کو دودھ مت پلا اور اگر ایسا کرنے سے بچہ ضائع بھی ہو جاوے تو اس کو کوئی سزا نہیں ہوگی تو کیا ماں ایسا حکم سن کر خوش ہوگی؟ اور اس کی تعمیل کرے گی؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ تو اپنے دل میں ایسے بادشاہ کو کوسے گی کہ کیوں اس نے ایسا حکم دیا۔ پس اس طریق پر نیکی ہو کہ اسے طبعی مرتبہ تک پہنچایا جاوے کیونکہ جب کوئی شے ترقی کرتے کرتے اپنے طبعی کمال تک پہنچ جاتی ہے اس وقت وہ کامل ہوتی ہے“۔

(ملفوظات جلد نمبر ۷ صفحہ ۲۸۱ تا ۲۸۳)

حق اور انصاف پر قائم ہو جاؤ اور چاہئے کہ ہر ایک گواہی تمہاری خدا کے لئے ہو۔

جھوٹ مت بولو اگرچہ سچ بولنے سے تمہاری جانوں کو نقصان پہنچے یا اس سے تمہارے ماں باپ کو ضرر پہنچے اور قریبیوں کو۔

دشمن سے مدارات سے پیش آنا آسان ہے مگر دشمن کے حقوق کی حفاظت کرنا اور مقدمات میں عدل و انصاف کو ہاتھ سے نہ دینا یہ بہت مشکل اور جوانمردی کا کام ہے۔

(خلاصہ خطبہ ۱۴/جون ۲۰۰۲ء)

(لندن ۱۶/ستمبر): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ | مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے گزشتہ خطبات میں

جاری اللہ تعالیٰ کی صفات اَلشَّہِید اور اَلشَّاھِدْ کے مضمون کو مزید آگے بڑھایا اور آنحضرت ﷺ اور آپ کی اُمّت نیز بعض دوسرے انبیاء اور ان کی اُمّتوں بلکہ عام انسانوں تک کی گواہی کا مضمون بیان فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ نے سورۃ النساء کی آیت ۱۳۶ کی تلاوت و ترجمہ کے بعد بعض احادیث نبویہ پڑھ کر سنائیں۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ گواہوں میں سب سے اچھا گواہ وہ ہے جو قبل اس کے کہ اس سے گواہی مانگی جائے اپنی گواہی دے دے۔ اسی طرح ایک حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کسی خیانت کرنے والے مرد یا عورت کی گواہی درست نہیں اور نہ اس مرد یا عورت کی جسے حد کی سزا ملی ہو۔ نہ ایسے شخص کی جو مدعا علیہ سے کینہ رکھتا ہو۔ اور نہ ایسے شخص کی جس کی جھوٹی شہادت کا تجربہ ہو چکا ہو۔ اور نہ ایسے شخص کی جس کا گزارہ ان لوگوں پر ہو جن کے حق میں وہ گواہی دے رہا ہے۔ اور نہ ایسے شخص کی جس کے بارہ میں پتہ لگے کہ اس نے جھوٹے طور پر کسی خاندان سے اپنا نسب اور تعلق جوڑا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ آیت قرآنی کے حوالہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ حق اور انصاف پر قائم ہو جاؤ اور چاہئے کہ ہر ایک گواہی تمہاری خدا کے لئے ہو۔ جھوٹ مت بولو اگرچہ سچ بولنے سے تمہاری جانوں کو نقصان پہنچے یا اس سے تمہارے ماں باپ کو ضرر پہنچے اور قریبیوں کو جیسے بیٹے وغیرہ کو۔

حضور ایدہ اللہ نے سورۃ النساء آیت ۱۶۸، المائدہ آیت ۹ بھی پڑھ کر سنائیں۔ پھر سنن الدار قطنی سے حضرت عمرؓ کے ایک خط کا اقتباس پڑھ کر سنایا جس میں آپ نے اپنے ایک گورنر حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کو محکمہ قضا کے تعلق میں نہایت اہم ہدایات ارشاد فرمائی تھیں۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ دشمن سے مدارات سے پیش آنا آسان ہے مگر دشمن کے حقوق کی حفاظت کرنا اور مقدمات میں عدل و انصاف کو ہاتھ سے نہ دینا یہ بہت مشکل اور فقط جوانمردوں کا کام ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے سورۃ المائدہ آیت ۱۱۲ اور سورۃ الاعراف آیت ۱۷۳ بھی پڑھ کر سنائیں اور پھر ایک حدیث کے حوالہ سے بتایا کہ قیامت کے روز انسان کے اعضاء بھی اس کے اعمال کے متعلق گواہی دیں گے۔ حضور ایدہ اللہ نے اسی طرح بہت سی دیگر آیات قرآنیہ کے حوالہ سے بھی اَلشَّہِید اور اَلشَّاھِدْ کے مضمون کو بیان فرمایا۔ اور پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک ارشاد کے حوالہ سے آنحضرتؐ کے اُمّت پر شاہد ہونے کی وضاحت میں بتایا کہ آپ کی روحانی خلافت کے ذریعہ آپ کی اُمّت پر شہادت دائمی ثابت ہوتی ہے۔

خطبہ کے آخر پر حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الہامات کا ذکر فرمایا۔ آپ کو ایک الہام میں ارشاد ہوا کہ تو کہہ میری سچائی پر خدا گواہی دے رہا ہے اور وہ لوگ گواہی دیتے ہیں جو کتاب اللہ کا علم رکھتے ہیں۔

❁❁❁❁......❁❁❁❁......❁❁❁❁

سلیم شاہجہانپوری صاحب کے مجموعۂ کلام "شکستِ یاس" سے چند منتخب اشعار

ان کی آمد کا ہے اثر دیکھو   نور افشاں ہیں بام و در دیکھو
عکسِ رخ دیکھو بام و در دیکھو   آئینہ بن گیا ہے گھر دیکھو
ڈال کر اک نقاب غضِ بصر   جس طرف چاہو بے خطر دیکھو
چاند کوئی اُدھر سے گزرا ہے   کتنی روشن ہے رہ گزر دیکھو

شمع کو بھی ہے لگاوٹ اپنے پروانوں کے ساتھ   ورنہ کیوں شب بھر جلا کرتی ہے نادانوں کے ساتھ
تحفۂ دل کو نہ ٹھکراؤ وفورِ ناز میں   کوئی ایسا بھی کیا کرتا ہے نذرانوں کے ساتھ

طے کر سکے نہ ہم کبھی میدان عاشقی   حائل کبھی خودی تو کبھی بے خودی ہوئی
اب ہم ہیں اور تصورِ یارانِ رفتگاں   یا رب نہ منتشر ہو یہ محفل جمی ہوئی
آئینہ دارِ جلوۂ فطرت ہے کائنات   کتنی حسیں نقاب ہے رُخ پر پڑی ہوئی
تاریک تھا یہ خانۂ دل کس قدر سلیم   وہ آگئے تو گھر میں مرے چاندنی ہوئی

دیکھیں کیا حشر ہو محبت کا   دشمنِ جاں سے دوستی ہے ابھی
تم درندوں کی بات کرتے ہو   آدمی میں کوئی کمی ہے ابھی

سنئے شبِ فراق کی پردرد داستاں   بستر کی ہے ہر ایک شکن بولتی ہوئی

تیری آنکھیں کسی فنکار کی آنکھیں ہیں سلیم   فکر میں ڈوبی ہوئی سوچنے والوں جیسی

قلب کی شمع سے روشن ہے جہانِ ہستی   بے خطر جاؤ جہاں تک یہ اُجالا جائے

عشقِ دلدارِ ازل کھیل نہیں ہے یارو   جان جاتی ہے تو یہ فرض ادا ہوتا ہے

تسبیح کے دانے

مؤرخین کا اب تک یہ خیال تھا کہ تاریخ سے تسبیح پڑھنے کے سب سے قدیم دستور کا بدھ مت کی اس جماعت سے پتہ چلتا ہے جو تبت کی پہاڑی پر رہتی تھی۔ کیونکہ اس پہاڑی کے آثار قدیمہ کے متعلق بعض مباحث علمیہ کے سلسلہ میں بعض ایسے دھاگے دستیاب ہوئے ہیں جن میں لکڑی یا صندل یا سیپ وغیرہ کے دانے پروئے ہوئے تھے اور ان دھاگوں میں زیادہ تر ایک آٹھ دانے تھے۔ لیکن اب جدید انکشاف یہ ہے کہ ان بودھوں سے پیشتر قدیم مصریوں اور قبطیوں کے راہبوں کے حالات میں تسبیح کا تذکرہ ملتا ہے۔ اور اس کے بعد یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ عیسائیوں میں تسبیح پڑھنے کا رواج پہلی صدی عیسوی میں انہیں قبطیوں سے ہوا۔ کیونکہ حضرت مسیح علیہ السلام کے عہد میں اس کا تذکرہ نہیں ملتا۔ اگر کہیں اس کا ذکر ہو سکتا تھا تو ان کی یا ان کے متبعین کی زبان سے انجیل میں ہوتا۔ چنانچہ جرمنی کا ایک مشہور فاضل کہتا ہے کہ عیسائیوں میں تسبیح پڑھنے والی سب سے قدیم جماعت قبطی عیسائیوں کی ہے۔ سب سے پہلے انہی لوگوں نے "دعاء ربانیہ" کو تسبیح کے دانوں پر شمار کر کے پڑھنا شروع کیا اور اس طریقہ عمل کو شروع کرنے کا انتساب عیسائیوں میں سے بالا دیوس اور سوزہ بن کی طرف سے کیا جاتا ہے۔

پھر جب گیارھویں صدی عیسوی کا نصف اول گزر گیا تو "دعاء ربانیہ" کے ساتھ "دعاء عذرا" بھی پڑھی جانے لگی جو انجیل لوقا کی فصل اول میں مذکور ہے۔ اس کے بعد تیرھویں صدی عیسوی میں ان دونوں دعاؤں کے ساتھ "سلام عذراء" اور "سلام ملائکہ" کا اضافہ ہوا۔ پھر جب مغرب میں مذہب عیسوی کی عام اشاعت ہوئی تو وہاں بعض اور دعاؤں کا اضافہ ہوا اور اس طرح رفتہ رفتہ تسبیح کے دانے مسیحیت کا ایک لازمی جزو قرار پاگئے۔

یہی واقعہ مذہب اسلام کے ساتھ پیش آیا۔ عہدِ نبوی میں تسبیح کے دانوں پر دعائیں پڑھنے کا رواج نہ تھا۔ اس لئے یہ طریقہ سنت نبوی کے خلاف ہے۔ جرمنی کا ایک فاضل مستشرق کہتا ہے:

"جزیرہ عرب میں تسبیح کے دانوں کا عام رواج تیسری صدی ہجری میں ہوا جو وہاں مصر کے راستہ پہنچا"۔

بلکہ ایک حدیث صحیح میں اس طریقہ سے تسبیح کرنے کی ممانعت آئی ہے جس میں آپؐ نے بعض ازواج مطہرات کو کنکریوں پر گن کر دعائیں پڑھنے کی ممانعت کی ہے۔ اور ان کنکریوں کے بجائے ہاتھ کی انگلیوں پر گننے کی ہدایت فرمائی ہے۔ اور یہ ارشاد فرمایا ہے کہ "یہ طریقہ اللہ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے"۔ کتب حدیث میں ایک دوسری روایت یہ ہے کہ ایک دن حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بعض نمازیوں کو تسبیح پڑھتے ہوئے دیکھا تو سخت ناراض ہوئے اور سختی سے اس کی ممانعت فرمائی۔

اس لئے یہ تو قطعی ہے کہ دانوں پر تسبیح پڑھنا اسلام میں ایک ایسی بدعت ہے جو تیسری صدی میں عام طریقہ سے اسی طرح مروج ہوئی جیسے عیسائیوں میں اس کا رواج پایا جاتا تھا۔ اس لئے اسلام میں سلف صالحین نے اس بدعت کی ہمیشہ مخالفت کی۔ چنانچہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک شیخ ابوالقاسم جنید بغدادی متوفی ۲۹۷ ہجری تسبیح پڑھتے ہوئے دیکھے گئے۔ جس پر بعض فقہاء نے نہ صرف سختی سے اعتراض کیا بلکہ اس تسبیح کو ضبط کر لینا چاہا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت عبداللہ انباری نے جو بلند پایہ علمائے اسلام میں گزرے ہیں اپنی جلیل القدر تصنیف "المدخل" میں دانوں پر تسبیح پڑھنے کی بدعت بتا کر اس کی سختی سے مخالفت کی ہے۔ غرض مذہب عیسوی کی طرح مذہب اسلام میں بھی اس کا وجود نہیں اور سلف صالحین کے نقطہ نظر کے مطابق یہ فعل مذموم اور قابل ترک ہے۔

تسبیح پڑھنے کے اغراض بھی مختلف ہوتے ہیں۔ کچھ لوگ تو عبادت کے لئے تسبیح پر بعض دعائیں پڑھتے رہتے ہیں اور کچھ لوگ اپنے دیگر اغراض میں ان کو استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ "لیڈی کالبڈی" تبریز کے متعلق کہتی ہیں کہ وہاں یہ دستور ہے کہ جب کوئی بیمار پڑتا ہے تو اطباء کی طرف رجوع کرنے سے پیشتر تسبیح پر کچھ پڑھ کر یہ معلوم کرتے ہیں کہ آیا طبیب کا بلانا ضروری ہے کہ نہیں؟ دوائیں اس غرض کو فائدہ پہنچا سکتی ہیں کہ نہیں؟ شہر کے کس طبیب کی طرف رجوع کرنا چاہئے؟ اسی قسم کے سوالات اور بھی ہوتے ہیں جن کے جوابات حاصل کرتے ہیں اور وہ اپنے اس طریقہ عمل کو "استخارہ" سے موسوم کرتے ہیں۔ مسٹر گارڈنر کہتے ہیں کہ باشندگان روس امراض سے محفوظ رہنے کے لئے اپنی گردنوں پر تسبیح لپیٹتے ہیں اور تقدیر کے پنہاں رازوں تک پہنچنے کے لئے مختلف طریقوں سے تسبیح پڑھتے ہیں۔ اسی طرح مصر، جزائر اور جاوہ کے باشندے تسبیح کو مختلف اغراض میں مختلف طریقوں سے استعمال کرتے ہیں اور ان دانوں کو خاص تقدس کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ (تلخیص مضمون ڈاکٹر زویمر۔ شائع شدہ "الہلال" (مصر)

(ماخوذ از: ریویو آف ریلیجنز نومبر ۱۹۲۶ء)

❁❁❁❁

رسالہ "ریویو آف ریلیجنز"

دعوتِ اسلام کا صد سالہ عالمی سفیر

پس منظر، چھ ادوار اور ان کی خصوصیات، مدیران، مصنفین اور زبردست اثرات

(دوست محمد شاھد۔مؤرخ احمدیت)

دنیا کے پہلے عظیم یونانی مؤرخ ہیروڈٹس (Herodotus)(ولادت ۴۸۴ق م۔وفات ۴۰۸ق م) کی تاریخ ادب اور وقائع نویسی کا حسین مرقع اور فن پارہ ہے جس کا یونانی سے انگریزی ترجمہ پہلی بار جارج رانسن (۱۸۱۲ء۔۱۹۰۲ء) پروفیسر قدیم تاریخ آکسفورڈ نے ۱۸۵۸ء میں شائع کیا۔بابائے تاریخ نے پہلے باب میں اہل فارس کے رسوم ورواج پر دلچسپ رنگ میں روشنی ڈالتے ہوئے لکھا کہ شاہ ایران اپنے پانچ تا بیس سال کی عمر کے بیٹوں کو صرف تین باتوں کی خاص طور پر تربیت دیتا ہے۔ گھڑ سواری، تیر اندازی اور راست گفتاری۔

عالمی اشاعتِ اسلام کا والہانہ ذوق وشوق

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی مسعود بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام فارسیوں کے نامور شاہی برلاس خاندان کے چشم وچراغ تھے۔فارسی النسل ہونے کے اعتبار سے نہ صرف صدق و سداد اور سچائی آپ کے رگ وریشہ میں رچی بسی تھی بلکہ دنیا بھر میں حق و صداقت کو پھیلانے کی دلی آرزو جنون اوروارفتگی کی حد تک پہنچی ہوئی تھی۔یہی وجہ ہے کہ منصب مسیحیت پر جناب الٰہی کی طرف سے فائز ہونے (یعنی دسمبر ۱۸۹۰ء) کے معابعد جنوری ۱۸۹۱ء میں کتاب "فتح اسلام" کے صفحہ ۸ پر اعلان فرمایا کہ خدائے حکیم وخبیر نے دنیا کو حق اور راستی کی طرف کھینچنے کے لئے اس عاجز کو بھیجا ہے۔ نیز پیشگوئی فرمائی:

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ چڑھے گا۔(صفحہ ۱۵ طبع اول)

اسی سال آپ پر آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی مغرب سے طلوع شمس (ترمذی ابواب الفتن) کی حقیقت کے سلسلہ میں عالم رؤیا میں ایک زبردست انکشاف ہوا جس کی تفصیل حضرت اقدس ہی کے روح پرور اور انقلاب آفریں الفاظ میں درج ذیل کی جاتی ہے۔ تحریر فرماتے ہیں:

"اس عاجز پر جو ایک رؤیا میں ظاہر کیا گیا وہ یہ ہے کہ جو مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنی رکھتا ہے کہ ممالک مغربی جو قدیم سے ظلمت کفر وضلالت میں ہیں آفتاب صداقت سے منور کئے جائیں گے اور ان کو اسلام سے حصہ ملے گا۔اور مَیں نے دیکھا کہ مَیں شہر لندن میں ایک منبر پر کھڑا ہوں اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں۔ بعد اس کے مَیں نے بہت سے پرندے پکڑے جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے رنگ سفید تھے۔اور شاید تیتر کے جسم کے موافق ان کا جسم ہوگا۔سو مَیں نے اس کی یہ تعبیر کہ اگرچہ مَیں نہیں مگر میری تحریریں ان لوگوں میں پھیلیں گی اور بہت سے راستباز انگریز صداقت کا شکار ہوجائیں گے۔درحقیقت آج تک مغربی ملکوں کی مناسبت دینی سچائیوں کے ساتھ بہت کم رہی ہے گویا خدائے تعالیٰ نے دین کی عقل تمام ایشیا کو دے دی اور دنیا کی عقل تمام یورپ اور امریکہ کو۔نبیوں کا سلسلہ بھی اوّل سے آخر تک ایشیا کے ہی حصہ میں رہا اور ولایت کے کمالات بھی انہیں لوگوں کو ملے۔ اب خداتعالیٰ نے ان لوگوں پر نظر رحمت ڈالنا چاہتا ہے"۔

('ازالہ اوہام' صفحہ ۵۱۵۔۵۱۶۔حصہ دوم ۔اشاعت ذی الحجہ ۱۳۰۸ھ مطابق جولائی ۱۸۹۱ء)

مغربی ممالک میں انقلاب عظیم کی بشارت

نیز واضح فرمایا:

"جب ممالک مغربی کے لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہوجائیں گے تب ایک انقلاب عظیم ادیان میں پیدا ہوگا اور جب یہ آفتاب پورے طور پر ممالک مغربی میں طلوع کرے گا تو وہی لوگ اسلام سے محروم رہ جائیں گے جن پر دروازہ توبہ کا بند ہے یعنی جن کی فطرتیں بالکل مناسب حال اسلام کے واقعہ نہیں"۔(صفحہ ۵۱۷)

اسی سال ۱۸۹۱ء میں ۲۷/دسمبر کو دنیائے احمدیت کا پہلا سالانہ جلسہ قادیان دارالامان میں انعقاد پذیر ہوا جس کی ایک بنیادی غرض وغایت بذریعہ اشتہار ۷/دسمبر ۱۸۹۱ء درج ذیل الفاظ میں نمایاں فرمائی:

"جلسہ میں یہ بھی ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں۔کیونکہ اب یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ اسلام کے قبول کرنے کے لئے تیار ہورہے ہیں اور اسلام کے تفرقہ مذاہب سے بہت لرزاں اور ہراساں ہیں۔ چنانچہ انہیں دنوں میں ایک انگریز کی میرے نام چٹھی آئی جس میں لکھا تھا کہ آپ تمام جانداروں پر رحم رکھتے ہیں اور ہم بھی انسان ہیں اور مستحق رحم۔کیونکہ دین اسلام قبول کر چکے۔اور اسلام کی سچی اور صحیح تعلیم سے اب تک بے خبر ہیں۔سو بھائیو یقیناً سمجھو کہ یہ ہمارے لئے ہی جماعت تیار ہونے والی ہے۔خداتعالیٰ کسی صادق کو بے جماعت نہیں چھوڑتا۔انشاءاللہ القدیر سچائی کی برکت ان سب کو اس طرف کھینچ لائے گی۔خداتعالیٰ نے آسمان پر یہی چاہا ہے اور کوئی نہیں کہ اس کو بدل سکے"۔

اس عالمگیر مقصد کی تکمیل کا پہلا قدم اگلے سال کے جلسہ ۲۸/دسمبر ۱۸۹۲ء میں اٹھایا گیا۔ چنانچہ اس جلسہ کی روداد میں لکھا ہے کہ:

یورپ وامریکہ کے لئے رسالہ کا خیال

"۲۸/دسمبر ۱۸۹۲ء کو یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے معزز حاضرین نے اپنی اپنی رائے پیش کی اور قرار پایا کہ ایک رسالہ جو اہم ضروریات اسلام کا جامع اور عقائد اسلام کا خوبصورت چہرہ معقولی طور پر دکھاتا ہو تالیف ہو کر اور پھر چھاپ کر یورپ اور امریکہ میں بہت سی کاپیاں اس کی بھیج دی جائیں ....۔ آئندہ بھی ہمیشہ اس سالانہ جلسہ کے یہی مقاصد رہیں گے کہ اشاعت اسلام اور ہمدردی نو مسلمین امریکہ ویورپ کے لئے احسن تجاویز سوچی جائیں۔ان اغراض سے ایک کمیٹی بھی تجویز کی گئی جس کے صدر پریذیڈنٹ حضرت مولوی نورالدین صاحب بھیروی اور سیکرٹری مرزا خدا بخش صاحب اتالیق جناب خان صاحب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ اور شیخ رحمت اللہ صاحب میونسپل کمشنر گجرات ، منشی غلام قادر صاحب فصیح وائس پریذیڈنٹ ومیونسپل کمشنر سیالکوٹ اور مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی قرار دئے گئے"۔

(مشمولہ آئینہ کمالات اسلام ضمیمہ صفحہ ۱۴)

اگلے سال ۱۸۹۳ء میں حضرت مسیح موعودؑ نے مغربی ممالک میں اشاعت اسلام کے شاندار مستقبل اور ان ممالک کے علوم جدیدہ کے مقابل اسلام کی فتحیابی کی پرشوکت پیشگوئی فرمائی اور تحریر فرمایا:

"اس زمانہ میں جو مذہب اور علم کی نہایت سرگرمی سے لڑائی ہورہی ہے اُس کو دیکھ کر اور علم کے مذہب پر حملے مشاہدہ کرکے بے دل نہیں ہونا چاہئے کہ اب کیا کریں۔یقیناً سمجھو کہ اس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہیں بلکہ اب زمانہ اسلام کی روحانی تلوار کا ہے جیسا کہ وہ پہلے کسی وقت اپنی ظاہری طاقت دکھلا چکا ہے۔یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہوگا اور اسلام فتح پائے گا۔حال کے علوم جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں، کیسے ہی نئے نئے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ چڑھ کر آویں مگر انجام کار ان کے لئے ہزیمت ہے۔ مَیں شکر نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اسلام کی اعلیٰ طاقتوں کا مجھ کو علم دیا گیا ہے جس علم کی رُو سے مَیں کہہ سکتا ہوں کہ اسلام نہ صرف فلسفہ جدیدہ کے حملہ سے اپنے تئیں بچائے گا بلکہ حال کے علوم مخالفہ کو جہالتیں ثابت کردے گا۔اسلام کی سلطنت کو ان چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں ہے جو فلسفہ اور طبعی کی طرف سے ہورہے ہیں۔اس کے اقبال کے دن نزدیک ہیں اور مَیں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اُس کی فتح کے نشان نمودار ہیں۔ یہ اقبال روحانی ہے اور فتح بھی روحانی ۔تا باطل علم کی مخالفانہ طاقتوں کو اس کی الٰہی طاقت ایسا ضعیف کردیوے کہ کالعدم کردیوے"۔(آئینہ کمالات اسلام ،روحانی خزائن جلد ۵، صفحہ ۲۵۴۔۲۵۵ حاشیہ)

رسالہ "ریویو آف ریلیجنز" کی اشاعت کا فیصلہ

اس پس منظر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مغربی دنیا کے لئے ایک میگزین "ریویو آف ریلیجنز" کی اشاعت کا فیصلہ کرکے ۱۵/جنوری ۱۹۰۱ء کو حسب ذیل اشتہار دیا:

"ایک ضروری تجویز

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

یہ امر ہمیشہ میرے لئے موجب غم اور پریشانی کا تھا کہ وہ تمام سچائیاں اور پاک معارف اور دین اسلام کی حمایت میں پختہ دلائل اور انسانی روح کو اطمینان دینے والی باتیں جو میرے پر ظاہر ہوئیں اور ہورہی ہیں ان تسلی بخش براہین اور مؤثر تقریروں سے ملک کے تعلیم یافتہ لوگوں اور یورپ کے حق کے طالبوں کو اب تک کچھ بھی فائدہ نہیں ہوا۔یہ درد دل اس قدر تھا کہ آئندہ اس کی برداشت مشکل تھی۔ مگر چونکہ خداتعالیٰ چاہتا ہے کہ قبل اس کے کہ ہم اس ناپائدار گھر سے گزر جائیں ہمارے تمام مقاصد پورے کردے اور ہمارے لئے وہ آخری سفر حسرت کا سفر نہ ہو۔اس لئے اس مقصد کے پورا کرنے کے لئے جو ہماری زندگی کا اصل مقصود ہے ایک تدبیر پیدا ہوئی ہے اور وہ یہ ہے کہ آج چند ایک احباب نے اپنے مخلصانہ مشورہ سے مجھے توجہ دلائی ہے کہ ایک رسالہ (میگزین) بزبان انگریزی مقاصد مذکورہ بالا کے اظہار کے لئے نکالا جائے جس میں مقصود بالذات ان مضامین کا شائع کرنا ہوگا جو تائید اسلام میں میرے ہاتھ سے نکلے ہوں۔اور جائز ہوگا کہ اور صاحبوں کے مذہبی یا قومی مضامین بھی بشرطیکہ ہم ان کو پسند کرلیں اس رسالہ میں شائع ہوں۔

اس رسالہ کی اشاعت کے لئے سب سے زیادہ دو امر قابل غور ہیں۔ایک یہ کہ اس رسالہ کا نظم ونسق کس کے ہاتھ میں ہو اور دوسرا یہ کہ اس کے مستقل سرمایہ کی کیا تجویز ہو۔ سو امر اول کے متعلق ہم نے یہ پسند کیا ہے کہ اس اخبار کے ایڈیٹر مولوی محمد علی صاحب ایم ۔اے پلیڈر اور خواجہ کمال الدین صاحب بی۔اے پلیڈر مقرر ہوں۔ اور ان ہر دو صاحبان نے اس خدمت کو قبول کر لیا ہے۔ امر دوم سرمایہ ہے۔ سو اس کے متعلق بالفعل کسی قسم کی رائے زنی نہیں ہوسکتی۔اور یہی

ایک بڑا بھاری امر ہے جو سوچنے کے لائق ہے۔ اس لئے قرین مصلحت یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک مجلس دوستوں کی منعقد کر کے اس کے متعلق بحث کی جائے اور جو طریق بہتر اور اولیٰ معلوم ہو وہی اختیار کیا جائے۔ مگر یہ بات ظاہر کرنے کے لائق ہے کہ مجھے اس سرمایہ کے انتظام میں کچھ دخل نہیں ہوگا اور غالباً اس کو ایک امر تجارتی تصور کر کے ایسے ممبر مقرر کئے جائیں گے جو اس تجارت کے حصہ دار ہونگے اور انہی کی تجویز اور مشورہ سے جس طور سے مناسب سمجھیں گے یہ روپیہ جمع ہو کر کسی بینک میں جمع کیا جاوے گا۔ لیکن چونکہ ایسے امور صرف اشتہارات سے تصفیہ نہیں پاسکتے لہذا مَیں نے مناسب سمجھا ہے کہ اس جلسہ کے لئے بڑی عید کا دن قرار پاوے۔ اور جہاں تک ممکن ہو سکے ہمارے دوست کوشش کریں کہ اس دن قادیان پہنچ جائیں۔ تب سرمایہ کے متعلق بحث اور گفتگو ہو جائے گی کہ کس طور سے یہ سرمایہ جمع ہونا چاہئے اور اس کے خرچ کے لئے انتظام کیا ہوگا۔ یہ سب حاضرین جلسہ کی کثرت رائے پر فیصلہ ہوگا۔ بالفعل اس کا ذکر قبل از وقت ہے۔ ہاں ہر ایک صاحب کو چاہئے کہ اس رائے کے ظاہر کرنے کے لئے تیار ہو کر آئیں۔ اور یہ یاد رکھیں کہ یہ چندہ صرف تجارتی طور پر ہوگا۔ اور ہر ایک چندہ دینے والا بقدر اپنے روپیہ کے اپنا حق اس تجارت میں قائم کرے گا۔ اور اس کے ہر ایک پہلو پر بحث جلسہ کے وقت میں ہوگی۔ یہ خیراتی چندہ نہیں ہے۔ ایک طور کی تجارت ہے جس میں شراکت صرف دینی تائید تک ہے۔ اس سے زیاہ کوئی امر نہیں ہے۔ والسلام۔ اس امر کے متعلق خط وکتابت خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر پشاور سے کی جائے۔

المشتہر: مرزا غلام احمد از قادیان۔ ۱۵ر جنوری ۱۹۰۱ء۔
مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس قادیان

(مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعودؑ جلد سوم صفحہ ۳۹۳۔۳۹۵۔ناشر الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ۔ تاریخ اشاعت جون ۱۹۷۵ء)

رسالہ کا اجراء

اس مبارک تجویز کے مطابق جنوری ۱۹۰۲ء سے حضرت مولانا محمد علی صاحبؓ ایم۔اے (ولادت ۱۸۷۴ء۔ بیعت ۱۸۹۷ء وفات ۱۳ر اکتوبر ۱۹۵۱ء) کی ادارت میں رسالہ "ریویو آف ریلیجنز" انگریزی میں اور مارچ ۱۹۰۲ء سے اردو زبان میں جاری ہو گیا۔ انگریزی میگزین تو ابتداء سے کچھ عرصہ تک صوبہ پنجاب کے دارالسلطنت لاہور سے شائع ہوتا رہا مگر اردو ایڈیشن کا صرف پہلا ایشو مطبع فیض عام لاہور میں چھپا۔ بعدازاں حضرت شیخ یعقوب علی صاحب (تراب ثم عرفانی) کے انوار احمدیہ پریس قادیان میں طبع ہونے لگا۔ قبل ازیں وہ تمام کتابیں جو انگریزی میں ترجمہ ہو کر سلسلہ احمدیہ کی طرف سے نکلتی تھیں ان کا ترجمہ بھی حضرت مولوی محمد علیؓ ہی کیا کرتے تھے۔

(اشتہار "الانصار" ۴ر اکتوبر ۱۸۹۹ء حاشیہ)

حضرت اقدس نے اشتہار ۹ر اگست ۱۸۹۹ء میں تحریر فرمایا:

"ہماری جماعت میں اول درجہ کے مخلص دوستوں میں سے مولوی محمد علی صاحب ایم اے ہیں جنہوں نے علاوہ اپنی لیاقتوں کے ابھی وکالت میں بھی امتحان پاس کیا ہے اور بہت ہی اپنا حرج اٹھا کر چند ماہ سے ایک دینی کام کے انجام کے لئے یعنی بعض میری تالیفات کو انگریزی میں ترجمہ کرنے کے لئے میرے پاس قادیان میں مقیم ہیں"۔

حضرت مولانا صاحبؓ کی سوانح عمری میں لکھا ہے:۔

"اس رسالہ کی ایڈیٹری کے لئے ایک قابل انگریزی دان کی ضرورت تھی۔ چنانچہ حضرت اقدس نے مولانا محمد علی صاحب کو فرمایا کہ آپ اگر قادیان رہ کر یہ خدمت دین کریں تو بہت خوب ہو۔ مولانا صاحب نے اس کو اپنی سعادت سمجھا اور جیسا کہ ذکر آ چکا ہے وکالت کرنے کے تمام انتظامات کو منسوخ کر دیا۔ لیکن رسالہ کے نکلنے میں کچھ تاخیر ہو گئی۔ ۱۵ر جنوری ۱۹۰۱ء کو حضرت صاحب نے اپنے اشتہار "ایک ضروری تجویز" میں بھی اس رسالہ کے متعلق اعلان فرمایا۔ اس وقت کوئی انجمن موجود نہ تھی اور نہ ہی رسالہ کے لئے کسی سرمایہ کا انتظام تھا۔ حضرت صاحب کی دعوت پر احباب نے قادیان میں جمع ہو کر فیصلہ کیا کہ رسالہ کو چندہ کے ذریعہ چلایا جائے۔ اور چندہ کی رقم اور رسالہ کے انتظام کے لئے ایک انجمن ہو جس کا نام انجمن اشاعت اسلام رکھا گیا۔ اس کے سرپرست حضرت صاحب، پریذیڈنٹ مولوی نورالدین صاحب، وائس پریذیڈنٹ مولوی عبدالکریم صاحب، سیکرٹری خواجہ کمال الدین صاحب اور اسسٹنٹ سیکرٹری مولانا محمد علی صاحب قرار پائے۔ اور رسالہ کے ایڈیٹر مولانا محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب قرار پائے۔ بعض وجوہات سے رسالہ کی اشاعت میں مزید تاخیر ہو گئی۔ اس اثنا میں مولانا محمد علی صاحب رسالہ کے لئے متواتر مضامین تیار کرتے رہے اور حضرت صاحب کے مضامین کے ترجمے بھی کرتے رہے۔ نومبر ۱۹۰۱ء میں فیصلہ ہوا کہ عہدیداران انجمن مقامی ہوں اور مولانا محمد علی صاحب کو سیکرٹری بنایا گیا اور رسالہ کو قادیان سے نکالنے کی تجویز رہی۔ جنوری ۱۹۰۲ء سے یہ رسالہ مولانا محمد علی صاحب کی ایڈیٹری میں ماہوار شائع ہونا شروع ہوا اور ساتھ ہی اس کا ایک ترجمہ اردو رسالہ کی شکل میں بھی نکلنے لگا۔

مولانا محمد علی صاحبؓ کو اس رسالہ کے لئے یکم اپریل ۱۹۰۱ء سے باقاعدہ ملازم رکھا گیا اور آپ کا مشاہرہ ۳۱ر دسمبر ۱۹۰۱ء تک ساٹھ روپے ماہوار مقرر کیا گیا۔ اور یکم جنوری ۱۹۰۲ء سے سو روپے ماہوار۔ لیکن جیسا کہ قادیان کی انجمن کے ریکارڈ سے ثابت ہوتا ہے آپ لمبی مدت تک خود ہی بیس روپے ماہوار اپنی ضروریات کے لئے لیتے رہے۔ چنانچہ آپ کے اپنے ہاتھ سے اس ریکارڈ میں اس طرح اندراج ہے:

"یکم اپریل ۱۹۰۱ء سے ایڈیٹر ریویو مستقل تنخواہ بیس روپے"۔

خانہ کیفیت میں یہ نوٹ درج ہے:

"اصل مشاہرہ جو لیا گیا درج کیا گیا ہے۔ برائے فیصلہ ساٹھ روپے کی منظوری ۳۱ر دسمبر ۱۹۰۱ء تک اور سو روپے منظوری یکم جنوری ۱۹۰۲ء سے بعد کے لئے تھی۔ (دستخط)۔ محمد علی"۔

اس طریق سے آپ نہایت تنگی سے گزارا کیا کرتے تھے۔ یہ وہ وقت تھا کہ آپ کی شادی بھی ہو چکی تھی۔ اپنے مقرر کردہ مشاہرہ کے مقابل سالہا سال تک اس قدر قلیل رقم لینے کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ مقروض ہو گئے۔ اس بات کا علم جب حضرت مسیح موعودؑ کو کسی اور ذریعہ سے ہوا تو آپؑ نے جو ہدایت تحریر فرمائی وہ درج ذیل ہے:

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ مولوی محمد علی صاحب ایڈیٹر رسالہ میگزین کے ذمہ اس قدر قریباً پندرہ سو روپیہ قرضہ کا ہے جس کی وجہ صرف یہ ہے کہ میگزین کے ابتداء کے تین سالوں میں وہ اپنی مقرر کردہ تنخواہ میں سے ایک قلیل رقم لیتے رہے ہیں۔ جیسا کہ حساب کتاب میگزین سے ظاہر ہے اگر وہ ابتداء کے سالوں کی پوری تنخواہ لیں تو اس حساب سے اس وقت وہ اس سے بہت بڑھ کر رقم کے مستحق ہیں۔ اس لئے چونکہ زندگی کا اعتبار نہیں مَیں ہدایت کرتا ہوں کہ بالفعل پندرہ سو روپیہ میگزین فنڈ سے ان کو دیا جائے۔

(مرزا غلام احمد عفی عنہ)"

(مجاہد کبیر صفحہ ۴۳۔۴۴۔ مؤلفہ جناب ممتاز احمد فاروقی۔ستارۂ خدمت و محمد احمد صاحب خلف حضرت مولانا محمد علی مرحوم ۔ناشر احمدیہ انجمن اشاعت اسلام ۔احمدیہ بلڈنگس لاہور مغربی پاکستان دسمبر ۱۹۶۲ء)

پہلے تاریخی شمارہ میں تفصیلی پراسپکٹس

جنوری ۱۹۰۲ء کے پہلے تاریخی شمارہ میں حضرت مولانا محمد علی صاحبؓ کے قلم سے افق اسلام پر طلوع ہونے والے اس نئے ستارہ اور عالم اسلام میں اپنی نوعیت کے پہلے دینی مجلّہ کا تفصیلی پراسپکٹس حسب ذیل الفاظ میں سپرد قرطاس ہوا:

"پہلا سوال جو اس رسالے میں پیش ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ گناہ سے انسان کو کیونکر نجات حاصل ہو سکتی ہے اور اس سے شروع ہو کر نہ صرف تمام مذہب پر ریویو کرنا اور حق کو باطل سے امتیاز کر کے دکھانا اس کا کام ہوگا۔ بلکہ ان تمام مسئلوں کو جن پر مذہب کی بنا ہے یا جن کے لئے مذہب کا وجود ہے۔ حل کرنا اس کے مدنظر ہے۔

علاوہ اس کے اسی رسالہ میں ہم ان تمام اعتراضات کا جواب دیں گے جو مخالفین اسلام مذہب اسلام یا اس کے بانی علیہ الصلوٰۃ والسلام یا اس کی مقدس کتاب قرآن کریم پر کرتے ہیں۔ اور اگر کوئی صاحب اس قسم کے اعتراضات رکھتے ہوں تو ان کو چاہئے کہ ایسے اعتراضات کو مدلل کر کے ایڈیٹر رسالہ ہذا کے پاس بھیجیں اور پھر ان کا جواب وقتاً فوقتاً رسالہ میں شائع ہوتا رہے گا۔..........

حضرت مرزا غلام احمد صاحب جن کو اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود ہونے کے لئے چن لیا ہے۔ ان تمام پیشگوئیوں کو پورا کرنے والے ہیں جو مسلمانوں اور عیسائیوں اور یہودیوں کے ہاں چلی آتی تھیں۔ کہاں اور کس غرض کے لئے یہ آفتاب صداقت طلوع ہوا، ہم کسی اور جگہ بیان کریں گے۔ اس جگہ آپ کا اسم مبارک ظاہر کرنے سے ہماری صرف یہ غرض ہے کہ اس رسالے کے ہر ایک نمبر میں حضرت موصوف کی طرف سے لطیف اور قیمتی مذہبی مضامین درج ہوا کریں گے۔

آپ کے علاوہ دوسرے جلیل القدر علماء و فضلاء کے مضامین بھی اس رسالے میں درج ہوتے رہیں گے اور اگر کوئی صاحب رسالہ ہذا کے مقاصد کو مدنظر رکھ کر رسالے کے لئے مضامین لکھنا پسند فرماویں تو نہایت خوشی سے قبول کئے جاویں گے۔

ہم اس امر کے بیان کرنے سے رک نہیں سکتے کہ ہم اس رسالے کو کسی مالی فائدہ کی غرض سے ہرگز شائع نہیں کرتے بلکہ اصل مقصد ہمارا حق کی خدمت ہے۔ مذہب کی گری ہوئی حالت ہی ہماری اس عظیم الشان ذمہ داری کے اٹھانے کے لئے محرک ہوئی ہے۔ ہم اس بات کو بھی اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ جو صاحب مذہبی تعصب کی وجہ سے اپنی رائے اور عقیدہ کو تمام غلطیوں سے مبرّا اور دوسروں کے مذاہب کو ہر ایک خوبی سے خالی سمجھ بیٹھے ہیں ان کے مذاق ہمارے رسالے کو پسند نہ کر سکیں گے۔ کیونکہ وہ دلائل سے کام لینا نہیں چاہتے۔ بلکہ جو عقیدہ ان کے دلوں میں جم گیا ہے اسی پر اصرار کے ساتھ قائم ہیں۔ یہ رسالہ ان لوگوں کے لئے ہے جو حق کے طالب ہوں اور جو دلائل کے مل جانے پر ہر ایک امر کو قبول کرنے کو تیار ہوں"۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

الفضل انٹرنیشنل میں
اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
———— (مینیجر)

For any Business/Commercial Requirments
Complete Financial Packages Can Be Arranged
Contact
Iqbal Ahmad BA AIB MIAP
Former Bank Executive Vice President/General Manager UK
Mobile: 07957-260666
www.commloans.co.uk --- e-mail: comm.it@virgin.net
NACFB Member of the National Association of Commercial Finance Brokers

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے ہر چیز پر شہید ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس سے کوئی چیز مخفی نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کی نصرت کر کے اور آپؐ کے دشمنوں کو ہلاک کر کے اور آپؐ کی کامیابی میں ہر ایک روک کو دور کر کے گواہی دے دی کہ یہ ہمارا بھیجا ہوا ہے۔

آیات قرآنی، احادیث نبویہ اورحضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت الشہید اور الشاھد کا تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۲۴ رمئی ۲۰۰۲ء بمطابق ۲۴ رہجرت ۱۳۸۱ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

آج کے خطبہ جمعہ میں اللہ تعالیٰ کی صفت اَلشَّهِيْد اور اَلشَّاهِد کا مضمون بیان کیا جائے گا۔ انشاءاللہ۔ یہ مضمون آئندہ خطبہ میں بھی جاری رہے گا۔ سب سے پہلے اس کے لغوی معانی بیان کرتا ہوں۔

مفردات امام راغبؒ میں لکھا ہے: اَلشُّهُوْدُ وَالشَّهَادَةُ کا معنی ہے کسی جگہ پر موجود ہوتے ہوئے کسی چیز کا ظاہری آنکھ سے یا نگاہِ بصیرت سے مشاہدہ کرنا۔

.....الشهادة بصیرت یا ظاہری آنکھ کے مشاہدہ کے نتیجے میں حاصل شدہ علم کی بناء پر صادر ہونے والے بیان کو کہتے ہیں۔

اور آیت کریمہ ﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلَائِكَةُ وأُولُوالعِلْمِ﴾ میں خدا تعالیٰ کے اپنی وحدانیت کی شہادت دینے سے مراد یہ ہے کہ وہ ایسے دلائل مہیا کرتا ہے جو اس کی وحدانیت کا ثبوت دیتے ہوں۔ جیسا کہ شاعر کہتا ہے:

فَفِي كُلِّ شَيءٍ لَهُ آيَةٌ ۔۔۔ تَدُلُّ عَلَى اَنَّهُ وَاحِدُ

یعنی ہر چیز میں خدا تعالیٰ کے واحد ہونے پر دلالت کرنے والے نشان موجود ہیں۔ اور فرشتوں کی اس بارہ میں شہادت دینے سے مراد اُن کا اپنے مفوضہ کاموں کو بجالانا ہے۔ اور اہل علم کی شہادت سے مراد یہ ہے کہ وہ ان امور کی حکمتوں پر اطلاع پاتے اور ان کو تسلیم کرتے ہیں۔

شہید کسی چیز کے متعلق گواہی دینے اور اس کا مشاہدہ کرنے والے کو کہتے ہیں۔ فرمایا ﴿مَعَهَا سَائِقٌ وَشَهِيْدٌ﴾ یعنی اس کے حق میں گواہی دینے والا اور اس کے خلاف گواہی دینے والا بھی اس کے ساتھ ہوگا۔ اور ﴿وَادْعُوا شُهَدَآءَ كُمْ﴾ کی تفسیر ہر اس لفظ سے کی گئی ہے جس کا تقاضا گواہی کے معانی کرتے ہیں۔

ابن عباس کہتے ہیں یہاں شُهَدَآءَ كُمْ سے مراد اَعْوَانَكُمْ یعنی تمہارے مددگار ہے۔

مجاہد کہتے ہیں شُهَدَاءَ كُمْ سے مراد ایسے لوگ ہیں جو تمہارے حق میں گواہی دیں۔

جبکہ بعض کے نزدیک اس سے مراد ایسے لوگ ہیں جن کے ایسے مواقع پر حاضر ہونے کو اہمیت دی جاتی ہے..... اور مندرجہ ذیل آیات میں لفظ شہید کو انہی مذکورہ بالا معانی پر محمول کیا گیا ہے۔ فرمایا (وَ نَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا) اور (وَ اِنَّهٗ عَلٰى ذَالِكَ لَشَهِيْدٌ) اور (كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا)۔ ان میں دراصل خدا تعالیٰ کے اس قول کی طرف اشارہ ہے (لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ) نیز اس قول کی طرف بھی اشارہ ہے (يَعْلَمُ السِّرَّ وَ اَخْفٰى)

اور شہید اس کو بھی کہتے ہیں جس پر نزع کی حالت طاری ہو۔ اس کا یہ نام اس وجہ سے ہے کہ وہ اِس وقت فرشتوں کو اپنے پاس حاضر اور موجود پاتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا: ﴿تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا﴾۔

یا اس وجہ سے اس کو یہ نام دیا گیا ہے کہ جو کچھ اس کے لئے نعماء جنت میں سے تیار کیا گیا ہے وہ اس پر گواہ ہے۔ (المفردات فی غریب القرآن۔علامہ راغب اصفہانیؒ)

﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ . وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوْا الْعِلْمِ قَآئِمًابِالْقِسْطِ. لَآاِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ (سورة آل عمران:۱۹)

اللہ انصاف پر قائم رہتے ہوئے شہادت دیتا ہے کہ اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور فرشتے بھی اور اہلِ علم بھی (یہی شہادت دیتے ہیں)۔ کوئی معبود نہیں مگر وہی کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا۔

عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَبِعَرَفَةَ يَقْرَأُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ ﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ . وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوْا الْعِلْمِ قَآئِمًابِالْقِسْطِ. لَآاِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمِ﴾ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ يَارَبِّ۔

(مسند احمد بن حنبل ، مسند الزبیر بن العوامؓ)

حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو میدان عرفات میں یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا ﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ . وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوْا الْعِلْمِ قَآئِمًابِالْقِسْطِ. لَآاِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمِ﴾ (آل عمران: ۱۹)

پھر آپؐ نے فرمایا: "اے میرے رب! مَیں ان پر گواہوں میں سے ہوں۔

(مسند احمد بن حنبل ، مسند الزبیر بن العوامؓ)

سورۃ آل عمران آیت ۹۹ ﴿قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ . وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ﴾۔ (اُن سے) کہہ دے اے اہل کتاب! کیوں تم اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہو جبکہ اللہ اس پر گواہ ہے جو تم کرتے ہو۔

پھر سورۃ النساء کی آیت ۳۴ ہے: ﴿ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ . وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ . اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا﴾۔ اور ہم نے ہر ایک کے لئے وارث بنائے ہیں اس (مال) کے جو والدین اور اقرباء چھوڑیں ☆ اور وہ جن سے تم نے پختہ عہد و پیمان کئے ہیں ان کو بھی ان کا حصہ دو۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر نگران ہے۔

حضرت علامہ فخرالدین رازیؒ سورۃ النساء کی اس آیت کے تحت ﴿اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ ﴿اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا﴾ اطاعت گزاروں کے لئے تو یہ ایک "كَلِمَةُ وَعْدٍ" وعدہ کی بات ہے مگر نافرمانوں کے لئے یہ ایک انتباہ اور انذار ہے اور شَهِيْدٌ کے معنی شاہد (نگران) اور مُشَاهِدٌ (نگرانی کرنے والا) کے ہیں۔ اور اس سے مراد یا تو اللہ تعالیٰ کا تمام جزئیات و کلیات کا علم ہے اور یا قیامت کے روز مخلوق کے تمام اعمال کے بارہ میں اس کی شہادت ہے۔ اور پہلی تفسیر کے لحاظ سے

شَهِیْدٌ کے معنی اَلْعَالِمُ کے ہیں اور دوسری تفسیر کے لحاظ سے شَهِیْدٌ کے معنی اَلْمُخْبِرُ (خبر رکھنے والے) کے ہیں۔

﴿مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ.وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ.وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا. وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا﴾(سورة النساء :۸۰)۔جو بھلائی تجھے پہنچے تووہ اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے۔اور جو ضرر رساں بات تجھے پہنچے تو وہ تیرے اپنے نفس کی طرف سے ہوتی ہے۔اور ہم نے تجھے سب انسانوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے اور اللہ بطور گواہ کافی ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بنی اسرائیل میں سے ایک شخص کا ذکر فرمایا جس نے بنی اسرائیل میں سے کسی سے ایک ہزار دینار قرض مانگا۔اس شخص نے کہا: میرے پاس گواہ لے کر آؤ تاکہ مَیں ان کو (اس قرض پر) گواہ بنالوں۔اس پر اس شخص نے کہا: كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا کہ گواہ کے طور پر تو اللہ تعالیٰ کافی ہے۔

اس پر اس قرض دینے والے نے کہا کہ چلو پھر کوئی کفیل ہی لے آؤ۔ تو اس نے کہا: كَفٰى بِاللّٰهِ كَفِيْلًا کہ کفیل ہونے کے لحاظ سے بھی اللہ ہی کافی ہے۔اس پر اس نے کہا کہ تم ٹھیک کہتے ہو۔چنانچہ اس نے اسے مقررہ مدت کے لئے قرض دے دیا۔ قرض لے کر یہ شخص سمندر کے سفر پر روانہ ہوا اور اپنی ضرورت پوری کی۔پھر کسی کشتی کی تلاش کرنے لگا تاکہ اس پر واپس آکر وعدہ مقررہ پر قرض ادا کر سکے۔مگر اسے کوئی کشتی نہ مل سکی۔چنانچہ اس نے ایک لکڑی لی اور پھر اس میں سوراخ کیا، پھر اس میں ہزار دینار اور قرض دینے والے شخص کے نام ایک خط بھی رکھ دیا اور (وہ) سوراخ بند کر دیا۔پھر وہ اس لکڑی کو لے کر سمندر پر گیا اور کہا: اے اللہ! تُو جانتا ہے کہ مَیں نے فلاں شخص سے ایک ہزار دینار قرض لیا تھا اور اس نے مجھ سے ضامن مانگا تھا تو مَیں نے کہا تھا کہ اللہ ہی (میرا) ضامن ہے۔پھر اس نے مجھ سے گواہ مانگا تھا تو (تب بھی) مَیں نے (یہی) کہا کہ اللہ ہی (میرا) گواہ ہے۔چنانچہ وہ (تیرے گواہ اور کفیل ہونے) پر راضی ہو گیا۔اور اب مَیں نے اپنی پوری کوشش کی ہے کہ مجھے کوئی کشتی مل جائے تاکہ مَیں اس شخص تک اس کی رقم پہنچا سکوں۔مگر مَیں ایسا نہیں کر سکا۔پس اب اس لکڑی کو مَیں تیرے ہی سپرد کرتا ہوں۔

یہ کہہ کر اس نے لکڑی کو سمندر میں پھینک دیا یہاں تک کہ وہ پانی میں غائب ہو گئی۔ پھر وہ شخص واپس لوٹ آیا اور دوبارہ کسی کشتی کی تلاش کرنے لگا تاکہ واپس اپنے وطن جا سکے۔(دوسری طرف) وہ شخص جس نے قرض دیا تھا، (باہر) نکلا تا دیکھے کہ شاید کسی مسافر کشتی کے ذریعہ اس کی رقم واپس بھجوا دی گئی ہو تو اچانک اس کی نظر اس لکڑی پر پڑی، جس میں اس کی رقم رکھی گئی تھی۔اس نے لکڑی کو ایندھن سمجھ کر اٹھا لیا اور جب (گھر آکر) اسے پھاڑا تو اس میں رقم اور ایک خط پایا۔اس کے بعد وہ شخص بھی جس نے اس سے ایک ہزار دینار قرض لیا تھا، آن پہنچا۔اور کہنے لگا خدا کی قسم! مَیں مسافر کشتی کی تلاش میں پھرتا رہا تاکہ تمہارے پاس تمہارا مال لے کر حاضر ہوں مگر مجھے اس کشتی سے قبل کہ جس میں مَیں اب آیا ہوں کوئی اور کشتی نہ ملی۔اس پر اس شخص نے پوچھا: کیا تو نے اس سے قبل مجھے میری رقم روانہ کی تھی؟ اس نے جواب دیا کہ مَیں یہی تو آپ کو بتا رہا ہوں کہ مجھے اس سے قبل کوئی کشتی نہ ملی۔اس پر اس شخص نے کہا کہ جو رقم تم نے لکڑی میں رکھ کر ارسال کی تھی، خدا نے اس کے ذریعہ تمہارا قرض ادا کر دیا ہے۔چنانچہ اپنا یہ ہزار دینار (جو تم اب لے کر آئے ہو) لے لو اور خیر سے واپس جاؤ۔(بخاری، کتاب الحوالہ)

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"بات یہ ہے کہ جو سُکھ اور نیکی پہنچتی ہے۔اُس کا سرچشمہ تو اللہ تعالیٰ کی پاک ذات ہے اور جو دکھ پہنچتا ہے اُس کا سرچشمہ تیرا اپنا ہی نفس ہے اور ہم نے تم کو لوگوں کی طرف پیغام پہنچانے والا بنا کر بھیجا ہے اور اس بات پر خدا کی گواہی کافی ہے۔......

﴿وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا﴾: اللہ تعالیٰ کی گواہی دو طرح سے ہوتی ہے۔ایک تو اس طرح کہ وقت پر ان تمام پیشگوئیوں کو پورا کر دیا جو کہ آنحضرت ﷺ کے دعاوی اور زمانہ کے متعلق تھیں۔دوسرے اس طرح سے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کی نصرت کر کے اور آپؐ کے دشمنوں کو ہلاک کر کے اور آپؐ کی کامیابی میں ہر ایک روک کو دُور کر کے گواہی دیدی کہ یہ ہمارا بھیجا ہوا ہے۔دونوں فریق اللہ تعالیٰ ہی کی مخلوق تھے اور دونوں کے اعمال سے وہ خوب واقف تھا جو سچا تھا۔آخرکار اللہ تعالیٰ نے اُسے فتح دیدی اور نیز اچھے لوگوں کو اپنے مکالمات سے بھی آگاہ کیا کہ یہ رسول اللہ اور راست باز ہے۔جیسے فرمایا: ﴿اِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ﴾۔" (الحکم۔ بتاریخ ۲۹/مئی ۱۹۰۳ء۔ صفحہ ۱۴۹)

سورۃ النساء آیت ۱۶۷: ﴿لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ. وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ. وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا﴾۔ لیکن اللہ گواہی دیتا ہے کہ جو اس نے تیری طرف اتارا ہے اسے اپنے (قطعی) علم کی بناء پر اتارا ہے اور فرشتے بھی (یہی) گواہی دیتے ہیں جبکہ بحیثیت گواہ اللہ ہی بہت کافی ہے۔

سورۃ المائدہ آیت ۱۱۸: ﴿مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ. وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ . فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ .وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ﴾۔ میں نے تو انہیں اس کے سوا کچھ نہیں کہا جو تُو نے مجھے حکم دیا تھا کہ اللہ کی عبادت کرو جو میرا بھی ربّ ہے اور تمہارا بھی ربّ ہے۔اور میں ان پر نگران تھا جب تک میں ان میں رہا۔پس جب تُو نے مجھے وفات دے دی، فقط ایک تُو ہی ان پر نگران رہا اور تُو ہر چیز پر گواہ ہے۔

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَيُؤْتٰى بِرِجَالٍ مِنْ اُمَّتِيْ فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ رَبِّ اَصْحَابِيْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُالصَّالِحُ : ﴿وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ ﴿وَاِنْ تَغْفِرْلَهُمْ﴾ اَلْاٰيَة. فَيُقَالُ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَمْ يَزَالُوْا مُدْبِرِيْنَ قَالَ اَبُوْدَاوُدَ مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ۔ (سنن نسائی ، کتاب الجنائز ،باب ذکر اول من یُکسیٰ)

حضرت ابن عباسؓ اپنی ایک لمبی روایت میں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے روز میری اُمّت کے کچھ لوگوں کو لایا جائے گا اور انہیں دوزخ کی طرف لے جایا جائے گا۔اس پر مَیں کہوں گا یَا رَبِّ اَصْحَابِيْ۔اے میرے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ اس پر کہا جائے گا تجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے تیرے بعد کیا کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔ اس پر مَیں اسی طرح کہوں گا جس طرح ایک صالح بندہ (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) کہہ چکے ہیں ﴿وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ. اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ (مائدہ :۱۱۸۔۱۱۹)۔اس پر کہا جائے گا کہ جب سے تو نے انہیں چھوڑا ہے یہ مسلسل پیٹھ موڑے رہے۔ابوداؤد کہتے ہیں کہ جب سے تُو نے ان کو چھوڑا ہے اس وقت سے اپنی ایڑیوں کے بل پھرتے رہے ہیں۔

حضرت علامہ فخر الدین رازیؔ سورۃ المائدہ کی اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ ﴿وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ﴾ سے مراد یہ ہے کہ تو اس زمانے کو جانتا ہے جب مَیں ان میں تھا اور تُو اُن پر میری اُن سے مفارقت کے بعد بھی گواہ ہے۔

پس شہید سے مراد مشاہدہ کرنے والے کے ہیں اور لفظ مشاہدہ دیکھنے پر بھی اطلاق پاتا ہے اور محض علم ہونے پر بھی۔نیز اس کا اطلاق کلام پر کرنا بھی جائز ہے۔پس شہید ہر لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے حقیقی صفاتی ناموں میں سے ہے۔(تفسیر کبیر رازیؔ)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"اور جب کہے گا اللہ، اے عیسیٰ مریم کے بیٹے کیا تو نے لوگوں کو کہا کہ مجھ کو اور میری ماں کو اللہ کے سوا معبود ٹھہرا لو۔ وہ بولا۔ تو پاک ہے۔ مجھ کو سزاوار نہیں ہے کہ کہوں وہ بات جو مجھے پہنچتی نہیں۔ اگر میں نے یہ کہا ہو گا تو تجھے معلوم ہو گا۔ تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے جی میں ہے۔ بے شک تُو ہی چھپی باتیں جاننے والا ہے۔ میں نے تو انہیں وہی کہا جس کا تو نے مجھے حکم کیا تھا یہ کہ عبادت کرو اللہ کی جو میرا اور تمہارا رب ہے اور میں ان پر خبردار رہا جب تک میں ان میں رہا اور پھر جب تو نے مجھے وفات دے دی تو تُو ان پر خبردار تھا اور تُو ہر چیز پر خبردار ہے"۔ (حقائق الفرقان جلد دوم صفحہ ۱۳۷۔۱۳۸)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اور تیرے لئے قرآن مجید میں حضرت مسیح کا یہ قول کافی ہے ﴿وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ﴾۔ پس دیکھو کہ اس جگہ سے کیسے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ مسیح وفات پا چکے ہیں اور گزر چکے ہیں کیونکہ اگر حضرت مسیح کا نزول اور آپ کا دوبارہ اس دنیا میں آنا مقدر ہوتا تو مسیح اپنے مذکورہ بالا قول میں دو شہادتوں کا ذکر کرتے اور اپنے قول ﴿وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا﴾ کے ساتھ یہ بھی کہتے "اَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَرَّةً اُخْرٰى" یعنی میں دوبارہ آکر بھی ان پر گواہ ہوں گا اور صرف پہلی گواہی پر حصر نہ کرتے"۔

(ترجمہ عربی عبارت آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۴۲۳)

پھر براہین احمدیہ میں ہے: "اس تمام آیت کے اوّل آخر کی آیتوں کے ساتھ یہ معنی ہیں کہ خدا قیامت کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کہے گا کہ کیا تُو نے ہی لوگوں کو کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اپنا معبود ٹھہرانا۔ تو وہ جواب دیں گے کہ جب تک میں اپنی قوم میں تھا تو میں ان کے حالات سے مطلع تھا اور گواہ تھا۔ پھر جب تو نے مجھے وفات دے دی تو پھر تو ہی ان کے حالات سے واقف تھا۔ یعنی بعد وفات مجھے ان کے حالات کی کچھ بھی خبر نہیں"۔

(براہین احمدیہ جلد پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۵۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"حضرت مسیح علیہ السلام نے آیت ﴿فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ﴾ میں صاف صاف اپنا اظہار دیدیا ہے کہ میں ہمیشہ کے لئے دنیا سے اٹھایا گیا کیونکہ ان کا یہ کہنا کہ جب مجھے وفات دی گئی تو پھر اے میرے رب! میرے بعد تُو میری امّت کا نگہبان تھا، صاف شہادت دے رہا ہے کہ وہ دنیا سے ہمیشہ کے لئے وفات پا گئے کیونکہ اگر اُن کا دنیا میں پھر آنا مقدر ہوتا تو وہ ضرور ان دونوں واقعات کا ذکر کرتے اور نزول کے بعد کی تبلیغ کا بھی بیان فرماتے نہ یہ کہ صرف اپنی وفات کا ذکر کر کے پھر بعد اپنے خدا تعالیٰ کو قیامت تک نگہبان ٹھہراتے فتدبّر"۔ پس غور کرو اس بات پر۔

(ازالہ اوہام۔ حصہ دوم۔ صفحہ د۔ حاشیہ در حاشیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:-

"حضرت عیسیٰ کا خود اپنا ایک اقرار ہے جو اُن کی وفات پر شاہد ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے اس سوال کے جواب میں کہ اے عیسیٰ! کیا تُو نے ہی لوگوں کو تعلیم دی تھی کہ مجھ کو اور میری ماں کو خدا کر کے مانو۔ یہ جواب دیتے ہیں جو قرآن شریف میں مندرج ہے یعنی یہ آیت ﴿وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ﴾ یعنی میں تو اُسی زمانہ تک اُن پر گواہ تھا جب میں اُن کے درمیان تھا اور جب تُو نے مجھے وفات دیدی تو پھر اُن کا محافظ تو ہی تھا۔ اس جواب میں حضرت عیسیٰ عیسائیوں کی ہدایت کو اپنی زندگی سے وابستہ کرتے ہیں پس اگر حضرت عیسیٰ اب تک زندہ ہیں تو اس سے لازم آتا ہے کہ عیسائی بھی حق پر ہیں اور اس آیت ﴿فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ﴾ سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ قبل از قیامت دوبارہ دنیا میں نہیں آئیں گے ورنہ نعوذ باللہ یہ لازم آتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے سامنے جھوٹ بولیں گے کہ مجھے اپنی اُمّت کے بگڑنے کی کچھ بھی اطلاع نہیں"۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ۔ حصہ پنجم۔ صفحہ ۲۱۸۔ حاشیہ)

﴿قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً. قُلِ اللّٰهُ. شَهِيْدٌ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ. وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْ بَلَغَ. اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى. قُلْ لَّا اَشْهَدُ. قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ﴾ (سورۃ الانعام: ۲۰)

تُو پوچھ کہ کونسی بات بطور شہادت سب سے بڑی ہو سکتی ہے۔ کہہ دے کہ اللہ ہی تمہارے اور میرے درمیان گواہ ہے اور میری طرف یہ قرآن وحی کیا گیا ہے تاکہ میں اس کے ذریعہ سے تمہیں ڈراؤں اور ہر اُس شخص کو بھی جس تک یہ پہنچے۔ کیا تم قطعی طور پر گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے علاوہ بھی کوئی دوسرے معبود ہیں؟ تُو کہہ دے کہ میں (یہ) گواہی نہیں دیتا۔ کہہ دے کہ یقیناً وہی ایک ہی معبود ہے اور میں یقیناً اُس سے بری ہوں جو تم شرک کرتے ہو۔

علامہ فخر الدین رازی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے قول ﴿قُلِ اللّٰهُ. شَهِيْدٌ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ﴾ سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ توحید کے قیام اور شرکاء، اضداد، انداد، امثال اور اشباہ کے بارہ میں میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"قُلِ اللّٰهُ شَهِيْدٌ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ: ہمارا تمہارا مقدمہ ہے۔ پچھلی کتابوں میں شہادت موجود ہے۔ تم دیکھ لو کہ مکذبینِ رُسل کا انجام کیا ہوا؟ تازہ شہادت چاہتے ہو تو اپنے اور میرے اتباع کو دیکھ لو۔ بو علی سینا ایک طبیب تھا۔ امام غزالیؒ و امام رازیؒ اچھی عربی لکھنے والے ہیں۔ مگر یہ بھی ان سے کم نہیں۔ ایک دن اس نے عمدہ تقریر کی۔ ایک الو کا پٹھا اس کا شاگرد بیٹھا تھا۔ اُس نے کہا: آپ نبوت کا دعویٰ کرتے تو آپ کو زیبا تھا۔ اس وقت ابن سینا خاموش ہو رہا۔ ایک دن سردی تھی، ٹھنڈی ہوا اور یخ بستہ پانی موجود۔ اسی شاگرد سے کہا: ذرا کپڑے اتار کر اس میں ہو آ۔ وہ کہنے لگا۔ خیر ہے، کیا آپ مجنون تو نہیں ہو گئے؟

کہا: کیا اسی ہمت پر مجھے پیغمبر بناتا تھا؟ نبی کریم ﷺ اپنے صحابہؓ کو گھمسانوں میں جانے کا جو حکم دیتے تھے، کیا وہ بھی یہی جواب دیتے تھے؟ غرض یہاں اتّباع کو مقابلہ میں پیش کیا گیا"۔

(تشحیذ الاذہان۔ جلد ۸۔ نمبر ۹۔ ستمبر ۱۹۱۳ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"﴿لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْ بَلَغَ﴾ یعنی لازمی ہو گا کہ جس کو قرآنی تعلیم پہنچے وہ خواہ کہیں بھی ہو اور کوئی بھی ہو۔ اس تعلیم کی پیروی کو اپنی گردن پر اٹھائے"۔

(الحکم۔ جلد ۱۲۔ نمبر ۴۱۔ بتاریخ ۱۴/جولائی ۱۹۰۸ء۔ صفحہ ۷)

سورۃ التوبہ کی ۱۰۷ویں آیت: ﴿وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ. وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَا اِلَّا الْحُسْنٰى. وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ﴾۔ اور وہ لوگ جنہوں نے تکلیف پہنچانے اور کفر پھیلانے اور مومنوں کے درمیان پھوٹ ڈالنے اور ایسے شخص کو کمین گاہ مہیا کرنے کے لئے جو اللہ اور اس کے رسول سے پہلے ہی سے لڑائی کر رہا ہے ایک مسجد بنائی ضرور وہ قسمیں کھائیں گے کہ ہم بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں چاہتے تھے جبکہ اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"یہ ابو عامر کی طرف اشارہ ہے جو عیسائی تھا۔ اس کے مکروں سے ایک مکر یہ بھی تھا کہ رسول کریمؐ اس مسجد میں نماز پڑھ لیں۔ پھر کچھ مسلمان ادھر بھی آ جایا کریں اور اس طرح مسلمانوں کی جماعت کو توڑ لوں گا۔ اس ابو عامر نے اپنا ایک رؤیا بھی مشتہر کر رکھا تھا کہ میں نے دیکھا ہے کہ نبی کریمؐ وحید طرید شرید فوت ہوں گے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ خواب

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TEL: 020 - 8553 3611

سچا ہے، اس نے اپنی حالت دیکھی ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ نام نہ لینے میں یہ بلاغت ہے کہ آئندہ بھی اگر کوئی ایسا کرے گا تو اس کا انجام بھی یہی ہوگا۔"

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان۔ ۱۸/نومبر ۱۹۰۹ء)

﴿وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِيْنَ﴾ (سورة یونس:۳۰)۔ پس اللہ ہی ہمارے اور تمہارے درمیان بطور گواہ کافی ہے۔ یقیناً ہم تمہارے عبادت کرنے سے بے خبر تھے۔

سورۃ یونس آیت ۴۷: ﴿وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِىْ نَعِدُهُمْ اَوْنَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ﴾۔ اور اگر ہم تجھے اس (اِنذار) میں سے کچھ دکھادیں جس سے ہم انہیں ڈرایا کرتے تھے یا تجھے وفات دے دیں تو (بہرحال) ہماری طرف ہی ان کو لوٹ کر آنا ہے۔ پھر اللہ ہی اس پر گواہ ہے جو وہ کرتے ہیں۔

سورۃ یونس کی آیت ۶۲: ﴿وَمَا تَكُوْنُ فِىْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ. وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ﴾۔ اور تُو کبھی کسی خاص کیفیت میں نہیں ہوتا اور اس کیفیت میں قرآن کی تلاوت نہیں کرتا۔ اسی طرح تُم (اے مومنو!) کوئی (اچھا) عمل نہیں کرتے مگر ہم تم پر گواہ ہوتے ہیں جب تم اس میں مستغرق ہوتے ہو۔ اور تیرے ربّ سے ایک ذرہ برابر بھی کوئی چیز چھپی نہیں رہتی، نہ زمین میں اور نہ آسمان میں اور نہ ہی اس سے کوئی چھوٹی اور نہ کوئی بڑی چیز ہے مگر کھلی کھلی کتاب میں (تحریر) ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"ایک اَور معیار صداقت بتاتا ہے۔ تم نے سنا ہوگا کہ حضرت عمرؓ بڑے رُعب والے تھے۔ حضرت علیؓ نے کوفہ میں جاکر جب بہت سی مشکلات دیکھیں تو ابن عباسؓ نے ان سے پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ پہلے لوگوں کو اتنی جرأت نہ ہوئی تھی۔ انہوں نے کہا: ابن عباس! تم ہی کہو۔ جب تم آذربائیجان میں تھے تو عمرؓ کی نسبت کیا خیال کرتے تھے۔ وہ بولے کہ مَیں تو ایسا سمجھتا تھا کہ ایک جبڑا تو اُن کے ہاتھ میں ہے اور دوسرے پر پاؤں رکھا ہوا، چاہیں تو ابھی چیر دیں۔ اس پر حضرت علیؓ نے کہا: کیا تم میرا بھی رُعب ایسا مانتے ہو؟"۔ اس سے لگتا ہے کہ حضرت علیؓ کا وہ رعب نہیں رہا تھا جو اس سے پہلے حضرت عمرؓ کا تھا۔

"غرض ان خلفاء راشدین کے وقت کے جلال اور شوکت پر نظر کرو۔ پھر دیکھو کہ ایسے بارُعب آدمیوں کو بھی مارنے والے نے سرِ مجلس مار دیا۔ حضرت عثمانؓ کا پانی تک بند کر دیا، قتل بھی کیا۔ ان کی چلتی پرزہ قوم کی کچھ پیش نہ گئی۔ حضرت علیؓ کی شجاعت نے بھی کچھ کام نہ دیا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسی حالت میں تھے کہ چاروں طرفوں سے دشمنوں کا نرغہ تھا۔ پھر بھی کوئی آپؐ کے قتل پر کامیاب نہ ہو سکا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپؐ نے خیمہ سے سر نکال کر باہر دیکھا کہ کوئی پہرہ دے رہا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: تم چلے جاؤ، پہرے کی ضرورت نہیں۔ اس حفاظت کا ذکر ﴿وَمَا تَكُوْنُ فِىْ شَاْنٍ﴾ آیت میں فرماتا ہے۔" (ضمیمہ اخبار بدر قادیان۔ ۹/دسمبر ۱۹۰۹ء)

الحمدللہ، الحمدللہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے انسٹی ٹیوٹ میں سے گزشتہ سال پڑھ کر فارغ ہونے والے ۸۰ فی صد سٹوڈنٹس کو اللہ تعالیٰ نے بہترین ملازمت سے نوازا ہے اور بہت سی کمپنیاں اب خود ڈیمانڈ کر رہی ہیں کہ ہمیں آپ کے پاس پڑھے ہوئے اور لوگوں کی ضرورت ہے

نئے کورس کے لئے داخلے جاری ہیں

E-mail: Khalid@t-online.de

MICROSOFT PROFESSIONAL IT TRAINING CENTRE

EHRHARTSTR.4 30455 HANNOVER, GERMANY.

Tel :00 (49) + 511 - 40 43 75 Fax:00 (49) + 511 - 48 18 735

مجلس خدام الاحمدیہ نیانزا (Nyanza) زون کے

دوروزہ سالانہ اجتماع اور کاکاڈوگو میں تربیتی جلسہ کا شاندار انعقاد

(بشارت احمد طاہر مربی سلسلہ۔ نیروبی۔ کینیا)

مورخہ ۲۰/، ۲۱/ اپریل ۲۰۰۲ء کو نیانزا (Nyanza) زون کا دوروزہ تربیتی اجتماع بمقام لوآنڈا (Luanda) منعقد ہوا۔ لوآنڈہ کسومو (Kisumu) شہر سے شمال مغرب کی جانب تقریباً پچاس کلومیٹر کے مسافت پر یوگنڈا (Uganda) جانے والی سڑک پر واقع ایک چھوٹا سا قصبہ ہے جہاں حال ہی میں جماعت احمدیہ کو ایک نئی مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی ہے۔

اس اجتماع میں ۱۲ مجالس سے ۱۴۴ خدام شریک ہوئے۔ علاوہ ازیں سات افراد پر مشتمل ایک قافلہ مکرم اظہر احمد صاحب بھٹی صدر مجلس خدام الاحمدیہ کینیا کی معیت میں نیروبی سے شامل ہوئے۔ ایک ماہ قبل سب جماعتوں کو اس اجتماع کی اطلاع کردی گئی تھی۔

۲۰/اپریل بروز ہفتہ، نماز ظہر و عصر جمع کی گئیں۔ اس کے بعد اجتماع کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے عہد دہرایا۔ اس کے بعد ایک خادم نے حضرت مصلح موعودؓ کی ایک نظم "ہے دست قبلہ نما لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰه" خوش الحانی سے پڑھی۔

اس کے بعد مکرم مبارک احمد جمعہ صاحب (رکن نیشنل مجلس عاملہ) نے محترم امیر صاحب کی نمائندگی میں نئی تعمیر ہونے والی مسجد کا باقاعدہ افتتاح فرمایا۔ انہوں نے مکرم امیر صاحب کا پیغام حاضرین کو پڑھ کر سنایا جس میں مکرم امیر صاحب نے تمام جماعت کو تعمیر مسجد پر مبارک باد دی، مسجد کی آبادکاری اور اجتماع کی کامیابی کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار فرمایا۔

بعدازاں مکرم مبارک جمعہ صاحب نے "اسلام میں مساجد کا کردار اور اہمیت" کے موضوع پر احباب سے خطاب کیا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ محترم مولانا محمد منور صاحب اور محترم مولانا عبدالکریم شرما صاحب کو ایک لمبا عرصہ اس مقام پر خدمت کی توفیق ملی اور یہ اسی کا پھل ہے۔

اس کے بعد مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے خطاب کیا اور جماعت میں دینی جلسوں اور اجتماعات کی اہمیت اور افادیت کو بیان کیا۔ اس کے بعد معلم اسحاق عبداللہ صاحب نے "مسیح کی آمد ثانی" کے موضوع پر تقریر کی۔ اسی طرح Ngiya جماعت کے صدر راشد اُباٹ صاحب نے "جماعت احمدیہ اور ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر خطاب کیا۔

حاضرین اجتماع کے کھانے پینے کی ذمہ داری لوآنڈہ جماعت کی لجنہ کو سونپی گئی تھی جو انہوں نے نہایت خوش اسلوبی سے ادا کی۔ دونوں دن بروقت عمدہ کھانا تیار کر کے بھجواتی رہیں۔ جزاھم اللہ۔

علمی مقابلہ جات

نماز مغرب اور عشاء کے درمیان خدام اور اطفال کے الگ الگ تلاوت اور اور نظم کے مقابلہ جات کروائے گئے۔ جس میں خدام و اطفال نے بڑے ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ ان مقابلہ جات میں اول اور دوم آنے والوں کو انعامات دئے گئے۔

مجلس سوال وجواب

نماز عشاء اور کھانے کے بعد مجلس سوال وجواب ہوئی جس میں ہمارے اس زون کے مبلغ انچارج خواجہ مظفر احمد صاحب نے اپنے معلمین کے ساتھ حاضرین کے سوالوں کے جوابات دئے۔ ایک نومبایع نے اپنے قبول احمدیت کا واقعہ سنایا اور قبول احمدیت کے نتیجہ میں پیش آنے والی مشکلات کا ذکر کیا۔ انہوں نے بتایا کہ قبول احمدیت کے جرم میں میری بیوی مجھے چھوڑ کر چلی گئی۔ بعدازاں مجھے گھر سے نکال دیا گیا۔ اللہ نے ثبات قدم بخشا اور آج بھی اپنے اللہ سے کئے ہوئے عہد پر قائم ہوں۔ اللّٰھم ثبّت اقدامه۔

دوسرا دن

دوسرے دن کا آغاز جماعتی روایات کے مطابق نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد معلم اسحاق عبداللہ صاحب نے درس دیا۔

ناشتے کے بعد اجتماع کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ آج ورزشی مقابلہ جات ہونے تھے جو شدید بارش کی وجہ سے نہ ہو سکے۔ تاہم صدر صاحب نے اپنے قائدین کے ساتھ میٹنگ کی اور ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے خدام و اطفال کے لئے ابتدائی نصاب تقسیم کیا۔ جو ابتدائی دینی معلومات، مسائل، سیرت النبیؐ اور سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مشتمل ہے۔ اس موقع پر خدام نے ۱۲۰۰ شلنگ چندہ مجلس ادا کیا۔ دوپہر کے بعد موسم اچھا ہو جانے پر خدام کے مابین والی بال میچ کروایا گیا جو انتہائی دلچسپ رہا۔ جیتنے والی ٹیم کو انعامات دئے گئے۔

نماز ظہر و عصر کے بعد اختتامی دعا ہوئی اور یوں یہ اجتماع اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے بابرکت اختتام کو پہنچا۔

☆......☆......☆......☆

کاکاڈوگو (مریاکانی) میں ایک روزہ تربیتی جلسہ

۱۳/اپریل ۲۰۰۲ء کو کاکاڈوگو (ممباسہ زون) میں ایک روزہ تربیتی جلسہ کا پروگرام بنایا گیا۔ جلسہ کے آغاز تلاوت قرآن کریم سے

باقی صفحہ نمبر ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں

مجاہد جاوا و سماٹرا

حضرت مولانا رحمت علی صاحبؓ

(احمد طاہر مرزا۔ ربوہ)

(دوسری و آخری قسط)

[حضرت مولانا رحمت علی صاحبؓ مجاہد جاوا سماٹرا وبانیٔ جماعت جزائر شرق الہند (انڈونیشیا) و رئیس التبلیغ انڈونیشیا نے چار مختلف ادوار میں قریباً پچیس سال انڈونیشیا میں مجاہدانہ کارنامے سرانجام دیئے۔ آپ کے والد حضرت بابا حسن صاحبؓ نے آپ کو حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے عرض کی:

"حضور ایہہ میرا اچھا جیہا پتر اے اینوں میں وقف کرناں آں"۔

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا:

"میں اسے جرنیل بنانا چاہتا ہوں آپ اسے جھلا کہتے ہیں"۔]

طلبائے جاوا سماٹرا قادیان میں

سیدنا حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے ۱۸۸۰ء سے قبل یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ وَیَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ کے کئی الہامات ہوئے۔ (براہین احمدیہ چہار حصص)۔ اور بعد میں بھی ایسے ہی الہامات ہوتے رہے۔ ان الہامات کا ظہور ۱۸۸۰ء سے لے کر ۱۹۰۸ء تک ہزاروں بلکہ لاکھوں مرتبہ ہوا۔ اور یوں ان الہامات کی بدولت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے طور پر لاکھوں نشانات کا ظہور ہوا۔

یہ الہامات آج بھی پورے ہو رہے ہیں اور کل بھی انشاء اللہ پورے ہوتے رہیں گے۔ ۱۹۲۵ء تک کئی ممالک بیرون ہند جماعت احمدیہ کے تبلیغی مراکز اور جماعتیں قائم ہو چکی تھیں۔

(رپورٹ ہائے مجلس شوریٰ ۱۹۲۲ء۔۱۹۲۵ء)

تاہم جزائر شرق الہند (انڈونیشیا) میں اوائل ۱۹۲۵ء تک مشیت ایزدی کے تحت نہ کوئی مبلغ اسلام روانہ ہو سکے اور نہ ہی وہاں جماعت احمدیہ قائم ہوئی۔ تاہم یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ کے مطابق جزائر شرق الہند (سماٹرا) سے چند مسلمان طلباء ہندوستان کے مختلف علاقوں سے ہوتے ہوئے قادیان دارالامان پہنچے۔ یہ عجیب اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ پیاسے خود کنوئیں کے پاس پہنچے۔ حالانکہ جماعت احمدیہ کے مبلغین کئی دوسرے ممالک میں مجاہدانہ کارنامے سرانجام دے رہے تھے۔ طلبائے جاوا سماٹرا کس طرح مختلف بلاد ہند سے ہوتے ہوئے قادیان پہنچے اور ان کے کیا جذبات واحساسات تھے اس بارہ میں ایک جائزہ ملاحظہ ہو:۔

"۱۹۲۳ء میں چند سعید الفطرت اور سلیم الطبع انڈونیشین نوجوانوں کے دل میں تحریک پیدا ہوئی کہ وہ ہندوستان میں آکر تعلیم حاصل کریں۔ وہ کلکتہ، لکھنؤ اور لاہور سے ہوتے ہوئے قادیان پہنچے۔ خدا کی تقدیر نے انہیں منتخب کرلیا، سعادت جبلی نے معاونت کی"۔ (ماہنامہ تحریک جدید ستمبر ۱۹۷۸ء صفحہ ۱۳۔۱۵)

جماعتی اخبارات ورسائل کی رپورٹ ہائے شوریٰ سے معلوم ہوتا ہے کہ جزائر شرق الہند کے طلباء مولانا ابو بکر ایوب صاحب، مولانا نورالدین احمد صاحب، مولانا زینی دہلان صاحب اور حاجی محمود احمد صاحب سب سے اول لکھنؤ پہنچے اور ایک عالم سے تعلیم حاصل کرنے لگے۔ اور کچھ عرصہ ان کے پاس قیام کیا۔ ایک دفعہ ان سعید الفطرت نوجوانوں نے دیکھا کہ ان کے استاد اپنے کسی استاذ یا پیر کی قبر پر سجدہ کر رہے ہیں۔ یہ نظارہ دیکھ کر وہ بیزار ہو کر لکھنؤ سے لاہور آگئے اور چند ماہ وہاں قیام کیا۔ لاہور میں ان کا قیام احمدیہ بلڈنگز میں تھا جہاں تعلیم حاصل کرنے لگے۔ یہاں انہیں معلوم ہوا کہ اصل مرکز جماعت احمدیہ قادیان ہے۔ لاہور میں ان کی تعلیم وتربیت کا بھی خاطر خواہ اہتمام نہ ہو سکا جس کی بناء پر یہ طلباء تگ ودو کرتے ہوئے اگست ۱۹۲۳ء میں قادیان دارالامان پہنچے۔ (ریویو آف ریلیجنز اردو قادیان جنوری ۱۹۴۷ء صفحہ ۵۳۔۵۵)

یہ طلباء جب اگست ۱۹۲۳ء میں قادیان پہنچے تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ ہم دینی تعلیم کے حصول کے لئے یہاں آئے ہیں مگر ہماری تعلیم کا کوئی معقول بندوبست نہیں ہو سکا اور نہ انتظام کیا گیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے از راہ شفقت فرمایا:

"میں دینی تعلیم کا بندوبست کر سکتا ہوں مگر شرط یہ ہوگی کہ آپ چھ ماہ تک صرف اردو زبان پڑھیں۔ چنانچہ انہوں نے پہلے اردو سیکھی اور پھر دینیات کی تعلیم حاصل کرنے لگے"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۵۲ء صفحہ ۵)

حضرت مولانا محمد صادق صاحب سماٹری طلباء سماٹرا کی بابت بیان کرتے ہیں:

"انہوں نے نہ صرف احمدیت کو قبول کیا بلکہ خط وکتابت کے ذریعہ انڈونیشیا میں تبلیغ بھی شروع کردی۔ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں درخواست کی کہ جہاں دیگر اکناف عالم میں مبلغین بھیجے جا رہے ہیں وہاں انڈونیشیا میں بھی مبلغ بھجوایا جائے"۔

(ماہنامہ تحریک جدید ستمبر ۱۹۷۸ء صفحہ ۱۵)

چنانچہ اس بات کی تصدیق کہ درحقیقت احمدیت کا سب سے اول جزائر شرق الہند میں پیغام پہنچانے والے طلباء سماٹرا ہی تھے، حضرت مولانا محمد صادق صاحب سماٹری کی درج ذیل تحریر سے ہوتی ہے:۔

"جب یہ تمام اصحاب (طلباء جاوا وسماٹرا) حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لاچکے تو انہوں نے چاہا کہ ان نور...... سے اپنے رشتہ داروں اور ہم وطنوں کو مستفیض ومنور کیا جائے۔ انہوں نے اپنے عزیز رشتہ داروں سے خط وکتابت شروع کردی اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے متعلق بڑے وسیع وعریض خطوط لکھے جس کے نتیجہ میں بعض تو اس عرصہ میں حضرت مسیح موعود ومہدی دوراں پر ایمان لے آئے اور بعض مستعد ہوگئے اور بعض نے مخالفت کا پہلو اختیار کرکے بحث شروع کردی۔

(مولانا محمد صادق سماٹری 'سماٹرا میں احمدیت' از ریویو آف ریلیجنز اردو جنوری ۱۹۴۷ء، صفحہ ۵۱)

اس سلسلہ میں رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۵ء سے بعض کوائف پیش ہیں:

"سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ ۱۹۲۴ء کو دورۂ یورپ پر تشریف لے گئے۔ جب آپ دورۂ یورپ سے قادیان واپس تشریف لائے تو آپ کی خدمت اقدس میں کئی ایڈریس پیش کئے گئے۔ جزائر شرق الہند کے طلباء جو ابھی کچھ عرصہ قبل قادیان تشریف لائے تھے انہوں نے بھی حضور کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا جس کا ذکر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے مجلس مشاورت کے موقعہ پر فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں:

"اسی طرح ایک اور بات ہے جسے صیغہ دعوت وتبلیغ کو بھی لینا چاہئے تھا اور وہ سماٹرا کے لڑکوں کا آنا ہے۔ بہت ہوشیار اور بڑے مخلص ہیں۔ ان میں تبلیغ کا اس قدر جوش ہے کہ ابھی سے انہوں نے اپنے ملک کے لوگوں میں تبلیغ شروع کردی ہے۔ اور اچھا اثر ڈال رہیں۔ یہ بھی نیا کام ہے۔ ان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ قادیان میں دینی تعلیم کے لئے آئے ہوئے بعض طلباء۔
کرسیوں پر بائیں طرف سے آخر پر حضرت مولانا رحمت علی صاحب تشریف فرما ہیں۔
دیگر انڈونیشین طلباء میں مکرم ابو بکر ایوب صاحب، مکرم زینی دہلان صاحب، مکرم احمد نورالدین صاحب اور مکرم عبدالواحد صاحب شامل ہیں۔

طلباء کے ذریعہ چین، فلپائن اور جاپان میں بھی تبلیغ ہو سکتی ہے۔ اور مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ طلباء ان علاقوں کے لئے بہت مفید ثابت ہونگے۔ وہ نظارہ دیکھنے کے قابل تھا جب ان طلباء نے مجھے ایڈریس دیا تھا۔ اس سے نہ صرف خوشی کے جذبات ظاہر ہوتے تھے بلکہ وہ ایک دردناک نظارہ بھی تھا۔ جس طالبعلم نے وہ ایڈریس پیش کیا تھا اس کی عجیب حالت تھی۔ اس کے آنسو رواں تھے۔ اس نے نہایت دردناک اپیل کی کہ ہمارے ملک کے لوگوں کو اس وقت تک کیوں اس نعمت سے محروم رکھا گیا ہے۔ تو ان طلباء کا جوش اور سلسلہ کے لئے غیرت قابل رشک ہے اور بہت اعلیٰ نمونہ ہے۔ یہ سلسلہ کے ایسے کام تھے جن سے جماعت کو واقف کرنا ضروری تھا کیونکہ واقفیت کے بغیر جوش نہیں پیدا ہو سکتا"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت قادیان ۱۹۲۵ء صفحہ ۲۵)

حضرت مولانا رحمت علیؓ کا انتخاب

جہاں تک انڈونیشیا میں سب سے اول جماعت احمدیہ کا بیج بونے کا تعلق ہے درحقیقت اولین پیغام پہنچانے والے بھی طلباء جاوا و سماٹرا ہی تھے۔ جنہوں نے اگست ۱۹۲۳ء سے جولائی ۱۹۲۵ء تک کے قلیل عرصہ میں احباب انڈونیشیا اور اخبارات ورسائل انڈونیشیا سے مسلسل خط وکتابت جاری رکھی اور جرائد ورسائل کو احمدیت کے تعارف وعقائد پر مضامین بھی ارسال کرتے رہے جو وہاں کے مقامی اخبارات میں شائع ہوتے رہے۔ ان کی مجاہدانہ کارروائیوں اور مساعی ہائے جمیلہ سے جزائر شرق الہند میں جماعت احمدیہ کا پہلا تعارف ہوا۔ تاہم انڈونیشیا کے لئے سب سے اول مبلغ بننے اور رئیس التبلیغ بننے کا اعزاز حضرت مولانا رحمت علی صاحبؓ کو حاصل ہوا۔ اور آپ نے چند سالوں میں جزائر شرق الہند میں تاثیر محبت سے انقلاب برپا کر دیا اور ہزاروں پاک روحوں کو احمدیت کا گرویدہ بنا لیا۔

قادیان سے "تاپاتوان" تک

حضرت مولانا رحمت علی صاحبؓ ۱۷/ اگست ۱۹۲۵ء کو قادیان سے روانہ ہوئے اور جزائر شرق الہند کے ایک شہر تاپاتوان پہنچے۔

تاپاتوان کے معانی ہیں "مبارک قدم" آپؓ نے اس نام سے نیک فال لی اور بعد کی پچیس سالہ مجاہدانہ حیات نے ثابت کر دیا کہ واقعی آپ کے قدم جزائر شرق الہند کے لئے مبارک قدم ثابت ہوئے۔

روئیداد سفر انڈونیشیا

حضرت مولانا رحمت علی صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا اپنے خود نوشت تبلیغی واقعات میں لکھتے ہیں:

"سب سے پہلے جب مَیں ہندوستان سے جزائر شرق الہند کے لئے روانہ ہوا تو کلکتہ سے روانگی کے وقت میرے ساتھ بہت سے ہندوستانی تھے جنہیں سنگاپور اور پینانگ جانا تھا۔ ان کی معیت میں مجھے بات چیت کے لحاظ سے راستہ بھر کوئی تکلیف نہ ہوئی لیکن جب ہم قرطبہ سے نکل کر پینانگ آئے تو سب ہندوستانی اپنے اپنے مقامات کو چل دیئے اور مَیں اکیلا شخص رہ گیا جسے پینانگ سے سماٹرا کو روانہ ہونا تھا۔

اُس وقت مجھے ادھر کی کوئی زبان نہ آتی تھی اور اتفاق سے اس جہاز کے کارکنوں میں کوئی بھی آدمی میری بولی نہیں سمجھتا تھا۔ اس لئے جہاز پر مجھے اچھی خاصی پریشانی ہوئی۔ مَیں خدا سے دعا کرنے لگا کہ کوئی آدمی ایسا مل جائے جن سے مَیں بات کر سکوں۔ تاپاتوان کے رہنے والے محمد صابین قادیان میں آئے تھے اور واپس جا چکے تھے۔ قدرتی طور پر مجھے خیال پیدا ہوا کہ اتفاقیہ وہ مل جائیں تو سب پریشانی دُور ہو جائے۔ مجھے زیادہ عرصہ پریشان نہ رہنا پڑا کیونکہ جلد ہی ایک کشتی سامنے سے نمودار ہوئی جس میں ایک ترکی ٹوپی نمایاں طور پر نظر آئی۔ اس سے میری ڈھارس بندھی کہ یہ کوئی عرب ہوگا جس سے مَیں بے تکلف عربی میں بات کر سکوں گا۔ کشتی قریب آنے پر معلوم ہوا کہ یہ صاحب محمد صابین ہی ہیں۔ ان کے ہمراہ ان کے ماموں گاموں ایک تاجر علی اور شمس الدین بھی ہیں۔ ان سے مل کر بے انتہاء خوشی ہوئی۔ انہوں نے سامان وغیرہ رکھا، بستر بچھائے اور وہاں کا مخصوص کھانا جہاز سے خریدا جو ہم سب نے مل کر کھایا۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ مجھے کھانا کھانے کا اتفاق ہوا۔ اس لئے کھاتے وقت مجھے ان کی نقل کرنی پڑی۔ جیسے وہ کھاتے تھے ویسے ہی کھاتا تھا"۔

(مولانا رحمت علی" ایک کامیاب مبلغ اسلام کی پچیس سالہ سرگزشت" از ماہنامہ خالد ربوہ مئی ۱۹۶۲ء صفحہ ۲۸)

حضرت مولانا رحمت علی صاحبؓ کا تاپاتوان مشن میں فروری ۱۹۲۷ء تک قیام رہا۔ اس مشن کے قیام کی تجویز حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمائی۔ تاپاتوان کے معنی ہیں "مبارک قدم"۔ اس قصبہ کے لوگوں نے نہایت پیار سے آپ کا پیغام سنا۔ گو بعض نے مخالفت بھی کی مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختصر عرصہ قیام میں آپ نے وہاں جماعت قائم کر لی اور ایک سو سے زائد افراد حلقہ بگوش احمدیت ہوئے۔ (رپورٹ مجلس مشاورت قادیان ۱۹۲۷ء صفحہ ۳۵)

☆......☆......☆

خدا تعالیٰ ہر میدان میں انہیں فتح دے گا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ایک تقریب کے موقعہ پر فرمایا:

"مولوی رحمت علی صاحب مولوی فاضل اور محمد صادق مولوی فاضل ہیں۔ مولوی رحمت علی صاحب پہلے مبلغ سماٹرا ہیں۔ مولوی رحمت علی صاحب جاوا، سماٹرا اور بورنیو تینوں جزیروں میں امیر تبلیغ ہونگے۔ مَیں امید کرتا ہوں کہ مولوی محمد صادق صاحب اس رنگ میں ان کی اطاعت کریں گے جو ایک مسلمان کی شایان شان ہے۔ اور مولوی رحمت علی صاحب سے بھی مَیں امید کرتا ہوں کہ وہ محبت اور شفقت اور راہنمایانہ طریق سے ثابت کر دیں گے کہ جسمانی باپ جو سلوک اپنی اولاد سے کرتا ہے یا بھائی جو سلوک اپنے جسمانی بھائی سے کرتا ہے اس سے بہتر سلوک روحانی باپ، روحانی اولاد سے اور روحانی بھائی، بھائی سے کرتا ہے اور مَیں یقین کرتا ہوں کہ اگر دونوں اصحاب تعاون اور محبت سے کام کریں گے تو خدا تعالیٰ ہر میدان میں اُن کو فتح دے گا۔ اور وہ جنگ جس میں اس وقت ہم اپنوں سے بھی اور غیروں سے بھی دکھ اٹھا رہے ہیں اور تکلیفیں جھیل رہے ہیں اس کے متعلق ایک دن آئے گا کہ جب ان لوگوں کو خود تسلیم کرنا پڑے گا کہ ان کی جنگ ہمارے ساتھ درست نہ تھی اور یہ کام جو ہم کر رہے ہیں وہ ان کا کام تھا۔ مَیں دعا کرتا ہوں خدا ان عزیزوں کو اس فتح کے لئے ایک کافی حصہ کام کرنے کا عطا کرے"۔

(الفضل قادیان ۸/نومبر ۱۹۳۰ء صفحہ ۲،۱)

سادگی اور حسن اخلاق کے بعض نمونے

حضرت مولانا موصوف اپنی سرگزشت میں فرماتے ہیں:

"مَیں نے طے کر لیا تھا کہ اپنا لباس وہی پہنوں گا جو قادیان میں پہنتا تھا۔ یہ لباس وہاں کے لوگوں کو عجیب و غریب معلوم ہوتا تھا (شلوار، قمیص اور شیروانی) اس لئے بے ساختہ میرے متعلق سوال کرتے تھے۔ پہلے لوگ مجھے ملنے کے لئے آتے رہے، پھر مَیں خود باہر جانے لگا۔ جوں جوں مَیں زبان سیکھتا گیا، مافی الضمیر ادا کرنے میں مجھے سہولت ہوتی گئی۔ مَیں نے رفتہ رفتہ تبلیغ شروع کی اور سب سے پہلے نوجوانوں کی طرف توجہ کی۔ کچھ عرصہ کے بعد مولوی عبدالواحد اور مولوی محمد یقین منیر (انڈونیشین) حصول تعلیم کے لئے قادیان جانے پر آمادہ ہوگئے۔ یہ دونوں دوست قادیان سے فارغ التحصیل ہو کر واپس آگئے اور اب بطور مبلغ کام کر رہے ہیں"۔ (ص ۳۵-۱۹۳۰ء)

پھر مَیں نے بوڑھے لوگوں کو پڑھانا شروع کیا اور اس طرح تبلیغ کے لئے راستہ کھول لیا۔ جو شخص مجھ سے ایک دفعہ بات کر جاتا وہ علماء اور اساتذہ سے جا کر کئی سوال پوچھتا تھا اور دوسرے لوگوں کی موجودگی میں پوچھتا تھا۔ اس سے دوسرے لوگوں میں جستجو اور تحقیق کا شوق پیدا ہوتا گیا"۔ (ماہنامہ خالد ربوہ۔ مئی ۱۹۶۲ء صفحہ ۲۹)

لباس کی بابت حضرت مولانا فرماتے ہیں:

"بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ وہاں کے لوگ طبعی طور پر ڈچ لوگوں سے نفرت کرتے تھے کیونکہ انہوں نے غلام بنا رکھا تھا۔ اس لئے یہ ان کے لباس سے بھی نفرت کرتے تھے۔ مَیں چونکہ انگریزی لباس نہیں پہنتا تھا اس وجہ سے بھی وہاں کے لوگ مجھ سے محبت کرتے تھے۔ وہاں کے بعض نمبردار اور سفید پوش قسم کے لوگ بعض علماء کو میرے پاس لاتے۔ ہماری بحث ہوتی اور عام طور پر ان کے علماء لاجواب ہو جاتے جس سے ان لوگوں پر بڑا اچھا اثر ہوتا"۔ (محولہ بالا ایضاً صفحہ ۳۹)

☆......☆......☆

جاوا اور سماٹرا میں آپ کے غیر معمولی کارناموں کا ذکر خیر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ۱۹۳۳ء کے جلسہ سالانہ کے مبارک موقعہ پر حضرت مولانا رحمت علی صاحب کی مساعی جمیلہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

"سال حال میں تبلیغ کے عملی نتائج بھی اچھے نکلے ہیں۔ امریکہ میں کئی نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ اسی طرح جاوا میں بہت کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ یہ برکتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی حاصل ہوئی ہیں۔ مولوی رحمت علی صاحب طالبعلمی کے زمانہ میں اور اب بھی اتنے سادہ ہیں کہ لوگ عام طور پر ان کی باتوں پر ہنس پڑتے ہیں۔ مثلاً "میری ایک علماء سے بات ہوئی" اسی پہلی پگڑی میں واپس آئے اور سادگی سے نادانستہ طور پر نہ کہنے کی باتیں کہہ جاتے ہیں...... غرض وہ بہت سادہ ہیں مگر وہ جہاں بھی گئے وہاں ایک عظیم الشان تغیر پیدا کر دیا اور لوگ یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہوگئے کہ اِن کا مقابلہ اُن کے علماء نہیں کر سکتے......"۔

"ان کے مباحثات کا ذکر جب غیر احمدی اخبارات میں چھپتا ہے تو بہت تعریف کی جاتی ہے۔ وہ اخبارات لکھتے ہیں: "مولوی رحمت علی صاحب مباحثہ میں اس طرح بولتے ہیں جس طرح آسمان سے گرج کی آواز آتی ہے۔ ان کے مقابلہ میں بیس بیس، تیس تیس مولوی تھراتے اور کانپتے ہیں"۔

وہ اخبارات مولوی رحمت علی صاحب کا اس طرح ذکر کرتے ہیں کہ "گویا وہ تمام جماعت احمدیہ کے علماء کا نچوڑ ہیں"۔ یہ اس اخلاص اور بے نفسی کا نتیجہ ہے جس سے مولوی رحمت علی صاحب کام کرتے ہیں۔ مجھے یہ پڑھ کر حیرت ہوئی کہ ایک غیر احمدی اخبار نے لکھا:

"ایک مباحثہ میں بیس سے زیادہ عالم مولوی رحمت علی صاحب کے مقابل پر آئے لیکن وہ مولوی صاحب سے کانپتے اور ڈرتے تھے"۔

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۳۳ء از الفضل ۷/جنوری ۱۹۳۴ء صفحہ ۵،۴)

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

مختلف چرچوں اور اداروں کی طرف سے منعقدہ تقریبات کے علاوہ

ریڈیو اور اخبارات میں اسلام کے پرامن پیغام کی اشاعت کے سلسلہ میں

جماعت احمدیہ امریکہ کی مساعی کا مختصر تذکرہ

(رپورٹ: سید شمشاد احمد ناصر۔ مبلغ امریکہ)

۱۱ر ستمبر ۲۰۰۱ء کا دن امریکہ کی تاریخ میں بڑے دکھ اور غم کے ساتھ طلوع ہوا۔ اس دن قریباً صبح کے ۹:۱۵ بجے نیویارک اور واشنگٹن کے دو اہم مقامات ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پینٹاگان کو ہوائی جہاز مار کر تباہ کر دیا گیا۔ جس سے ہزاروں جانیں تلف ہوئیں اور امریکہ وقتی طور پر بدترین اقتصادی بحران کا شکار ہو گیا۔ نیویارک اور واشنگٹن میں قیامت کا سا سماں تھا۔ جیسا کہ بعد کی خبروں میں ٹی وی۔ ریڈیو اور اخبارات نے بار بار یہ خبریں نشر کیں کہ اس سانحۂ عظیمہ کے پیچھے مسلمانوں کی بعض تنظیموں اور ممالک کا ہاتھ ہے اور اس کے ساتھ ہی پریس اور میڈیا میں اسلام کے بارے میں غلط تاثر پیش کیا جانے لگا کہ اسلام دہشت گردی سکھاتا ہے اور یہ کہ مسلمان دہشت گرد ہیں اور اس طرح اسلام پر پورے زور کے ساتھ حملہ کیا گیا۔

جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر اس میدان میں مقابلہ کرتی ہے جہاں اسلام پر حملہ ہو رہا ہو۔ چنانچہ اس سانحہ کے فوراً بعد ہی جماعت احمدیہ امریکہ کے نیشنل امیر صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب نے ایک تعزیتی خط امریکہ کے صدر جناب عزت مآب جارج ڈبلیو بش کے نام لکھا۔ جس میں اس بات کو وضاحت کے ساتھ پیش کیا گیا کہ احمدیہ مسلم جماعت دہشت گردی کی کلیۃً مذمت کرتی ہے اور ہلاک ہونے والوں کے ساتھ ہمدردی کرتی ہے اور اس سلسلہ میں ہر ممکن مدد اور تعاون بھی کرنے کو تیار ہے۔ خصوصاً ہسپتالوں میں جو لوگ زخمی ہیں ان کے لئے خون کے عطیات دینے کی بھی پیشکش کی۔

اس خط کی نقل محترم امیر صاحب کی ہدایت پر سیکرٹری آف سٹیٹ جرنل کولن پاول کو بھی Fax کی گئی۔ اس خط کے علاوہ محترم امیر صاحب نے ایک پریس ریلیز بھی فوری جاری کیا جو تمام احمدی جماعتوں کو بذریعہ Fax اور Mail روانہ کیا گیا اور پریس اور میڈیا میں ہر دو کی نقول ارسال کی گئیں۔ پریس اور ٹی وی نے ملک میں بہت سی جگہوں پر مسلمانوں کے ساتھ رابطہ کیا اور ان سے اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔

عجیب بات یہ ہے کہ مسلمانوں نے جتنے بھی انٹرویوز دیئے یا پریس میں بیانات دیئے وہ بالکل ان عقائد اور خیالات کے برعکس تھے جو آج تک وہ اختیار کئے ہوئے تھے۔ اب مسلمانوں کے علماء اور لیڈر یہ کہنے لگ گئے کہ ہم اس دہشت گردی کی مذمت کرتے ہیں۔ اسلام اس کی بالکل اجازت نہیں دیتا۔ اور یہ کوئی جہاد نہیں ہے۔ نہ ہی اسلام میں ایسے جہاد کی کوئی تعلیم ہے۔ گویا اب جہاد کی وہی تعریف ہونے لگی جو آج سے سو سال قبل حضرت مسیح موعودؑ نے کی تھی جس پر اس وقت کے علماء جماعت احمدیہ کو کافر قرار دیتے رہے۔

پریس اخبارات اور ٹی وی نے جماعت احمدیہ کے مختلف مراکز میں بھی رابطہ کیا چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر جگہ جماعت نے اسلام کی صحیح تعلیم اور جہاد کے بارے میں اسلامی نظریہ پیش کیا۔ اور دہشت گردی کی مذمت کی۔

واشنگٹن میں تین مقامی اخبارات اور ایک نیشنل اخبار، ایک اردو اخبار نے کوریج دی۔ اس کے علاوہ تین لوکل ٹی وی چینلوں پر بھی ہمارا انٹرویو نشر کیا گیا۔ الحمد للہ یوں ایک کثیر تعداد تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔ پریس اور میڈیا میں اسلامی تعلیم کی کوریج کے علاوہ علاقہ کے پادریوں نے، یہودی ربائیوں اور دیگر مذہبی اداروں نے بھی ہم سے رابطہ کیا اور اسلام پر لیکچر دینے کے لئے کہا نیز ملک میں امن کے لئے دعائیں کی گئیں۔ اس کی مختصر اً رپورٹ پیش ہے۔

۱۱ر ستمبر کے واقعہ کے بعد سب سے پہلے ایک یہودی ربائی Mr Gary S.Fink نے خاکسار کو فون کیا اور ان کی عبادت گاہ میں آکر امن کی دعا میں شامل ہونے کے لئے کہا۔ چنانچہ خاکسار قریباً ۱۰ احمدیوں کے ساتھ وہاں پہنچا۔ خاکسار نے امن کے بارہ میں اسلامی تعلیم پیش کی اور ربائی کو قرآن کریم کا تحفہ بھی پیش کیا۔ یہاں قریباً ۲۰۰ افراد کی حاضری تھی۔

"Church of the Resurrection" کے پادری نے خاکسار کو اپنے چرچ بلایا۔ جماعت کے آٹھ افراد کے ساتھ خاکسار ان کے چرچ گیا اور امن کے بارے میں اسلامی تعلیم پیش کی۔ اس موقعہ پر ایک محتاط اندازے کے مطابق ۲۵۰ حاضری تھی۔

Rockville شہر میں جو کہ مسجد بیت الرحمان سے تیس منٹ کی مسافت پر ہے ایک بنگلہ دیشی خاتون سیمار ضا نے شہر کے وسط میں ایک پارک میں Interfaith Prayer کا انتظام کیا۔ خاکسار کو بھی دعوت دی گئی۔ یہاں پر سنی، شیعہ مسلمانوں کے علاوہ یہودی، عیسائی اور ایک کثیر تعداد میں لوکل امریکن بھی شامل ہوئے۔ خاکسار نے امریکہ میں مذہبی آزادی کی تعریف کی اور جہاد کے بارے میں اسلامی نظریہ پیش کیا۔

محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی ہدایت پر مسجد بیت الرحمان میں بھی Interfaith Peace Prayer کا انتظام کیا گیا، بہت سے امریکن ہماری مسجد میں تشریف لائے اور پروگرام میں شامل ہوئے۔ اس پروگرام کی صدارت مکرم محترم امیر صاحب نے کی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم صدر جماعت میری لینڈ نے تعارفی کلمات کہے۔ اور پھر خاکسار نے جملہ حاضرین کو خوش آمدید کہا۔ اور اس سانحہ کی مذمت کی اور اس بات پر روشنی ڈالی کہ اسلام ایک امن پسند مذہب ہے۔

محترم امیر صاحب نے اسلام کی مذہبی رواداری کے تین اہم واقعات بیان کئے اور اسلامی تعلیم کا حسن پیش کیا۔ اس سے قبل اتنی تعداد میں امریکن ہماری مسجد میں نہیں آئے تھے۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ قریباً ۲۰۰ سے زائد مرد، خواتین اور بچے باہر سے تشریف لائے اور پروگرام میں شامل ہوئے۔

Mr Qarid Baker جو Hate Crime ڈیپارٹمنٹ کے چیف ہیں ان کی دعوت پر ایک پریس کانفرنس میں شرکت کی۔ دیگر مذہبی نمائندے اور کونٹی کے اعلیٰ افسران، پولیس کے افسران وغیرہ بھی موجود تھے انہوں نے خاکسار کو بھی اظہار خیال کا موقع دیا۔ اس موقعہ پر مسلمانوں کے نمائندوں سے بھی ملاقات ہوئی۔ بعد میں مسلم کمیونٹی کے صدر جناب صابر رحمان صاحب کو مسجد آنے کی دعوت بھی دی گئی۔ چنانچہ وہ مسجد تشریف لائے۔ دوران گفتگو پتہ چلا کہ وہ ربوہ بھی جلسوں میں شریک ہوتے رہے ہیں۔ خاکسار نے انہیں حضور انور کی دو کتب اور اردو ترجمہ قرآن کریم تحفۃً پیش کیا۔

اس پروگرام کی کوریج کے لئے لوکل اخبار اور لوکل ٹی وی کے نمائندگان بھی موجود تھے۔ شام کو یہ تمام کوریج ٹی وی پر نشر کی گئی۔ اس پریس کانفرنس کے بعد Mr Baker اور کونٹی ایگزیکٹو کے دو بڑے افسران مسجد بھی آئے۔ اور کافی دیر تک گفتگو کرتے رہے اور بعد میں ان کی سفارش اور تجویز پر کونٹی ایگزیکٹو نے مسجد بیت الرحمان میں Interfaith Pece Prayer کا خود انتظام کیا۔ الحمد للہ۔

یونیٹیرین یونیورسل چرچ آف سلور سپرنگ کی Rev Elizebith Larner نے خاکسار کو فون کیا اور پھر ملنے آئیں۔ ایک گھنٹہ سے زائد اسلام کے تعارف پر باتیں ہوتی رہیں۔ مسجد دیکھی جہاں نمائش بھی ملاحظہ کی اور جماعت سے متعلق تعارفی لٹریچر لیا۔ جب خاکسار نے حضور کی کتاب Revelation Rationality Knowldge And Truth دکھائی تو لینے کی خواہش کی اور کہا کہ کیا میں یہ لے سکتی ہوں اور پڑھ سکتی ہوں۔ چنانچہ انہیں یہ کتاب تحفۃً دی گئی۔ اس کے بعد انہوں نے خاکسار کو اپنے چرچ میں اسلام کا تعارف بیان کرنے کی دعوت دی۔ خاکسار کی تقریر کے بعد بہت عمدہ ماحول میں سوال وجواب کا سلسلہ جاری رہا، جس میں ان کے ۱۲۰۔ افراد نے شمولیت کی۔

واشنگٹن میں ایک چرچ St. Stephen Church والوں نے بھی بلایا۔ جہاں تقریباً ۶۰/۷۰ کے قریب لوگ موجود تھے۔ یہاں بھی اسلام نے جو امن کے بارے میں تعلیم دی ہے اس کو پیش کرنے کا موقع ملا۔ نیویارک ریڈیو اسٹیشن کی نمائندہ ایک شامی عرب خاتون نے اس موقعہ پر تفصیلی انٹرویو ریکارڈ کیا جسے بعد میں نشر کیا گیا۔

Colesville Presbyterian Church نے بھی "امن کے لئے دعا" کرنے کی غرض سے چرچ میں بلایا۔ خاکسار نے تقریر کی اور اسلام میں دعا کی قبولیت کا مسئلہ بھی واضح کیا کہ تعصب سے پاک ہو کر دعا کی جائے تب اللہ تعالیٰ کے حضور قبول ہوتی ہے۔ اس بات کو حاضرین نے بہت پسند کیا۔ اس پروگرام میں قریباً ۴۵۔ افراد شامل ہوئے۔

ایک اور چرچ نے ایک ہائی سکول میں دعائیہ تقریب کا اہتمام کیا۔ خاکسار نے یہاں پر بھی امن کی تعلیم اور دعا کے فلسفہ کو بیان کر کے سورۃ فاتحہ اور دیگر دعائیں پڑھ کر ان کا ترجمہ پیش کیا۔ یہاں پر ایک اندازے کے مطابق ۱۵۰ سے زائد حاضری تھی۔

Pilgrim church والوں نے بھی خاکسار کو اپنے چرچ میں اسلام کے تعارف پر تقریر کرنے کے لئے بلایا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اڑھائی گھنٹہ سے زائد پروگرام رہا۔ سوال وجواب بڑے اچھے ماحول میں ہوئے۔

کونٹی ایگزیکٹو کے نمائندہ نے خاکسار کو فون کیا کہ ہم اپنی ساتویں سالانہ دعائیہ کانفرنس مسجد بیت الرحمان میں کرنا چاہتے ہیں چنانچہ اس کا اہتمام انہوں نے خود کیا۔ مختلف مذاہب کے نمائندوں نے اپنی اپنی کتب سے دعائیہ کلمات پڑھے۔ خاکسار نے سب سے پہلے خوش آمدید کرنے کے ساتھ جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف پیش کیا۔ یہ پروگرام سب نے بہت پسند کیا۔ اس موقع پر قریباً ۲۵۰ امریکن لوگ شامل ہوئے۔ ایک نزدیکی مقامی سکول کے ساٹھ کے قریب بچوں نے بھی شرکت کی اور ملک کا ترانہ پیش کیا۔ مسجد میں نمائش بھی سب نے دیکھی اور اچھے دوستانہ ماحول میں گفتگو ہوئی۔ منٹگمری کونٹی کے ایگزیکٹو Mr Kuglas اور M. Dunea اور اس کے نمائندوں نے شکریہ ادا کیا۔ اور جماعت کی اس فراخدلانہ ضیافت پر بہت متاثر ہوئے۔ انہیں قرآن کریم کا تحفہ بھی پیش کیا گیا۔

مسجد بیت الرحمان کی ہمسائیگی میں قریباً ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر مسلم کمیونٹی سنٹر بھی ہے جسے Mcc کہتے ہیں۔ ان کے صدر مسٹر

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398

صابر الرحمان صاحب کی دعوت پر سنٹر میں میری لینڈ سٹیٹ کے لیفٹیننٹ گورنر کی آمد پر منعقدہ تقریب میں شرکت کی۔ گورنر کے آفس کے اعلیٰ عہدیداروں اور افسران سے گفتگو اور تعارف کا موقع ملا۔

Presbyterian Cherch میں دوسری مرتبہ گیا۔ انہوں نے تقریر کا عنوان "Understanding Islam today" دیا۔ اس پر ۲۰ منٹ تقریر کے بعد سوال وجواب ہوئے خاکسار نے پادری کو قرآن مجید تحفہ دیا اور دوسری بعض کتب بھی پیش کیں۔

اسی چرچ کے پادری نے علاقہ کے دیگر مذہبی راہنماؤں کو بھی اپنے چرچ میں بلایا خاکسار کے علاوہ چار اور مذہبی لیڈر بھی شامل ہوئے۔ جو سب کے سب عیسائیت کے مختلف فرقوں سے تعلق رکھتے تھے۔ ہر ایک نے اپنے اپنے مذہب اور فرقہ کا تعارف کرایا۔

ان کے ساتھ دوسری میٹنگ مسجد بیت الرحمان میں ہوئی۔ انہیں مسجد دکھانے کے علاوہ نمائش بھی دکھائی گئی۔ پھر مختلف موضوعات پر ایک گھنٹہ تک گفتگو ہوتی رہی جس میں اسلام میں عورت کا مقام خاص طور پر زیر بحث لایا گیا۔ باقی پادریوں نے بھی مختلف سوالات کئے۔ جب خاکسار نے یہ تجویز دی کہ اگلے ایجنڈے میں "عورت کے مقام" پر بھی گفتگو کی جائے اور ہر فرقہ ومذہب اپنی اپنی کتاب سے ثابت کرے کہ عورت کا کیا مقام ہے؟ تو کوئی بھی اس بات پر رضا مند نہ ہوا۔ نہ صرف یہ بلکہ یہ تاثر دیا کہ اگر ہم نے یہ موضوع رکھ لیا تو ہمارے لئے چرچ میں مصیبت کھڑی ہو جائے گی۔ ان سب کو "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا تحفہ دیا گیا۔

مسجد بیت الرحمان سے ۴۵ میل دور ایک مڈل سکول نے اسلام پر تعارف کے لئے بلایا۔ چنانچہ دو کلاسیں لی گئیں اور بہت عمدہ سوال وجواب ہوئے۔ بچوں کی تعداد اس میں ۳۵ تھی۔ سب کو اسلام کے بارے میں لٹریچر اور مسجد بیت الرحمان کی تصویر بھی تحفۃً دی گئی۔

گورنر آف میری لینڈ کے آفس سے ایک دعوت نامہ ملا جس میں انہوں نے رضاکارانہ طور پر خدمات بجالانے کے لئے ایک سیمینار کرنا تھا۔ اس سیمینار کو منعقد کرانے کے لئے جو کمشنر مقرر ہوئے تھے ان کو جب خاکسار ملا اور اپنا کارڈ پیش کیا تو پڑھ کر حیران ہوئے کہ احمدیہ، احمدیہ کو تو میں جانتا ہوں۔ میں نے پوچھا وہ کیسے؟ کہنے لگے کہ میں سیرالیون مغربی افریقہ میں ماٹاٹوکا کے علاقہ میں تھا۔ وہاں کے پیرا ماؤنٹ چیف احمدی تھے۔ انہیں مسجد بیت الرحمان کے بروشر اور احمدیہ گزٹ کی کاپی بھی پیش کی گئی۔

Pilgrim چرچ کے ایک پادری اپنے بارہ ساتھیوں کے ہمراہ مسجد بیت الرحمان تشریف لائے۔ انہوں نے تقریر کی جس کے بعد احمدی احباب نے ان سے سوالات کئے۔ ان سب کو کھانا بھی پیش کیا گیا۔

مسجد کے ہمسایہ میں ایک اور چرچ ہے۔ اس کے پادری مسجد دیکھنے کے لئے تشریف لائے۔ ان کے ساتھ کافی دیر بیٹھے اچھے ماحول میں گفتگو اور سوال وجواب ہوتے رہے۔ احمدیت اور اسلام کے بارے میں لٹریچر بھی دیا گیا۔

ان پروگراموں کے علاوہ کونٹی کی طرف سے ۳ مزید پروگراموں میں بھی شامل ہونے کا موقعہ ملا۔ الحمد للہ۔

لوکل اخبارات میں کورتج کے بارے میں ایک بات کی وضاحت ضروری ہے کہ اسلام کے بارہ میں جب عوام میں دلچسپی بڑھی اور انہوں نے مساجد اور اسلامک سینٹرز میں آنا شروع کیا اور افہام وتفہیم کا کچھ سلسلہ چل نکلا تو فوراً ہی پریس اور میڈیا نے اسلام کے بارے میں پھر منفی پراپیگنڈا پھیلانا شروع کر دیا۔ مختلف پادریوں نے اسلام کے خلاف ٹی وی پر تقریریں کرنی شروع کر دیں اور اب تو یوں لگتا ہے کہ باقاعدہ ایک پلاننگ کے ساتھ اسلام پر حملہ ہو رہا ہے۔ یہاں کے لوکل اخبارات میں بھی اسلام کے خلاف زہر اگلا جانے لگا اور ایڈیٹر کے نام خطوط میں مختلف یہودیوں، عیسائیوں نے اعتراضات لکھ کر شائع کرانے شروع کئے۔ خصوصیت کے ساتھ آنحضرت ﷺ پر حملے کئے گئے کہ نعوذ باللہ آپ نے خود ہی اسلام کی تعلیمات پر عمل نہیں کیا۔ یہودی قبائل کو جلاوطن اور قتل کیا وغیرہ وغیرہ۔ نیز اسلام میں عورت کی کچھ حیثیت نہیں ہے اس قسم کے مختلف اعتراضات تھے۔ ہماری کونٹی کے ایک اخبار منٹگمری جرنل میں یہ مضامین شائع ہوتے رہے۔ چنانچہ ان خطوط اور مضامین کا نوٹس لیا گیا قریباً ہر ایک کا جواب دیا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کا شافی جواب لکھ کر اخبارات کو بھجوایا گیا۔ چنانچہ اخبارات نے ہمارا نقطہ نظر بھی شائع کیا البتہ کافی کانٹ چھانٹ کے ساتھ اسے پیش کیا گیا۔ تاہم خدا تعالیٰ کے فضل سے اب اس اخبار میں کوئی اعتراض والا خط شائع نہیں ہوا۔ محترم امیر صاحب کی ہدایت پر مکرم مختار احمد چیمہ صاحب اور خاکسار نے ایک پمفلٹ Islam The Religion of Pece and Tolerance لکھ کر دس ہزار کی تعداد میں شائع کیا۔ اس کے علاوہ اسی پمفلٹ کو خطوط والے حصہ میں لوکل دو اخباروں منٹگمری جرنل اور گزٹ میں بھی خط کی شکل میں شائع کروایا گیا۔ اس طرح یہ قریباً پچاس ہزار گھروں میں پہنچ گیا۔ الحمد للہ۔

لوگوں میں اسلام کے بارہ میں ابھی بہت منفی خیالات پائے جاتے ہیں اور پریس اور میڈیا اس میں ایک اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ چنانچہ ہم نے ایک ایسا پروگرام ترتیب دیا ہے کہ مہینہ میں کم از کم ایک بار مسجد بیت الرحمان میں سوال وجواب کی مجلس ہو جس میں ہمسایوں، دوستوں اور چرچ کے لوگوں کو مدعو کیا جائے۔ وہ تشریف لائیں تو انہیں سوالات کا موقع دیا جائے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے تیرہ غیر از جماعت اور غیر مسلم اس پہلی میٹنگ میں شامل ہوئے۔ اور اللہ کے فضل سے ایک گھنٹہ تک یہ مجلس جاری رہی۔ ان ۱۳۔ احباب میں تھائی لینڈ کی ایک فیملی، دو امریکن فیملیاں، ایک چرچ کے نمائندہ اور دو پاکستانی جن میں سے ایک ڈاکٹر تھے تشریف لائے۔

۱۱؍ستمبر کے سانحہ کے بعد مختلف لوگوں کے ساتھ، اداروں کے ساتھ، مذہبی لیڈروں کے ساتھ حکومتی سطح پر ان کے نمائندوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضل سے رابطہ ہوا۔ اور یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں احمدیت کے پیغام کو سب تک پہنچانے کی توفیق دے۔ نوعِ انسان کی خدمت کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ کی توحید کو پھیلانے اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا نام بلند کرنے کی توفیق دے اور مامور زمانہ حضرت مسیح موعودؑ کی شناخت کی لوگوں کو توفیق عطا فرمائے۔

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جزائر فجی کا انعقاد

الحمد للہ کہ لجنہ اماء اللہ جزائر فجی کو اپنا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۹؍، ۳۰؍مارچ ۲۰۰۲ء بروز جمعہ، ہفتہ مسجد رضوان لٹوکا میں اپنی روایات کو قائم رکھتے ہوئے منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے لٹوکا کی لجنہ نے اپنے ہال کو مکمل کرتے ہوئے بہت ہی عمدہ انداز میں سجایا۔ ان کا تعاون اور کام واقعی ان کی ان تھک محنت اور شوق کا ثبوت تھی۔ اللہ تعالیٰ ان تمام کارکنات کو خاص اجر عظیم سے نوازے۔ آمین۔

اجتماع کا آغاز بروز جمعۃ المبارک، نماز تہجد باجماعت سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس حدیث دیا گیا۔ صبح دس بجے تلاوت قرآن کریم سے اجتماع کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ نظم اور عہد کے بعد مکرم طاہر حسین منشی صاحب نائب امیر فجی نے افتتاحی تقریر کی جس میں انہوں نے ذیلی تنظیموں کی ذمہ داریوں کو فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَات کے قرآنی حکم کی روشنی میں بیان کیا اور آخر میں مکرم نعیم احمد محمود چیمہ صاحب امیر جماعت احمدیہ جزائر فجی نے دعا کروائی۔

لجنہ کے اجتماع میں صدر لجنہ جزائر فجی نے لجنہ وناصرات کو اسلامی طریق پر پردہ کے بارہ میں ہدایات دیں۔ پھر جمعہ کا وقفہ ہوا۔

مکرم امیر صاحب نے اپنے خطبہ جمعہ میں تنظیموں کے اجتماع کے مقاصد حضرت مصلح موعودؓ کے ارشادات کی روشنی میں بیان فرمائے۔

نماز جمعہ کے بعد علمی مقابلہ جات ہوئے۔ یہ اجتماع اس لحاظ سے بھی کامیاب رہا کہ جزائر فجی میں پہلی بار تنظیموں نے اس موقع پر اپنی اپنی مجلس مشاورت منعقد کی۔ لجنہ اماء اللہ فجی نے بھی صدر لجنہ کی صدارت میں مجلس شوریٰ منعقد کرنے کی توفیق پائی۔ اسی مجلس شوریٰ میں آئندہ کے لئے صدر لجنہ اماء اللہ فجی کا انتخاب بھی ہوا۔

اجتماع کے دوسرے دن کا آغاز میں نماز تہجد سے ہوا اور مختلف علمی مقابلہ جات منعقد کروائے گئے۔ آخر میں پہلی تین پوزیشن حاصل کرنے والی لجنہ وناصرات میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

اختتامی اجلاس میں مکرم نعیم احمد محمود چیمہ صاحب امیر جماعت احمدیہ فجی نے تنظیموں کے کاموں کو سراہتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کی قربانیوں اور خدا تعالیٰ کے تائیدی نشانات کا ذکر کرتے ہوئے احباب کو نصائح کیں اور اختتامی دعا کروائی۔

لجنہ اماء اللہ کے اس اجتماع میں ۶ جماعتوں کی ۱۳۲ لجنات وناصرات نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ تمام شامل ہونے والوں اور کام کرنے والوں کو اجر عظیم سے نوازے۔ (آمین)

برطانیہ کے ہسپتالوں میں MRSA بیکٹیریا انفیکشن سے ہر سال پانچ ہزار افراد ہلاک ہوتے ہیں

برطانیہ کے ہسپتال انفیکشن کے لئے یورپ بھر میں بدترین ہیں۔ یورپی کمیشن کے مطابق برطانیہ میں یہ شرح خوفناک حد تک زیادہ ہے اور برطانیہ ہیلتھ لیگ میں سرفہرست ہے۔

یو۔ کے میں ایم آر ایس اے نام کے بیکٹیریا کی انفیکشن کے آئس لینڈ، سویڈن، ڈنمارک اور ہالینڈ کے مقابلہ میں پندرہ گنا زیادہ امکانات ہیں اور اس سے ہر سال پانچ ہزار افراد ہلاک ہو جاتے ہیں۔ یہ انفیکشن ڈاکٹروں اور نرسوں کے ذریعے بھی پھیل سکتی ہے اور وجہ علاج کے بعد ہاتھ نہ دھونا ہے۔ یہ بیکٹیریا پردوں، کارپٹ اور بیڈز میں پروان چڑھتا ہے برطانیہ میں ۴۶٫۱ فیصد انفیکشن ایم آر ایس اے ہے جس سے نمونیہ، گردن توڑ بخار اور دل اور خون کے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں اور سوائے چند اینٹی بائیو ٹکس کے کوئی بھی دوا اس پر اثر نہیں کرتی اس انفیکشن میں دوسرے نمبر پر اسرائیل (۴۴٫۱ فیصد) گریس (۳۸٫۶ فیصد) ہے۔ سب سے پیچھے آئس لینڈ سویڈن، ڈنمارک، اور نیدر لینڈ ہیں۔ بیکٹیریا کی انفیکشن کے علاج پر ایک لاکھ مریضوں پر، جو ہر دس میں سے ایک ہے، ہر سال ایک بلین پونڈ کی رقم خرچ ہوتی ہے اس میں ہفتے بلکہ مہینے لگ جاتے ہیں گزشتہ ماہ شائع ہونے والی ایک رپورٹ کے مطابق اکتوبر ۲۰۰۰ اور ستمبر ۲۰۰۱ کے درمیان چار ہزار ۵۱۳ کیس سامنے آئے لیکن اصل تعداد کئی گنا زیادہ ہے۔ سب سے زیادہ کیس ویسٹ مڈلینڈز، ساؤتھ ایسٹ میں اور سب سے کم ویلز میں تھے۔

(روزنامہ جنگ لندن ہفتہ ۱۶؍مارچ ۲۰۰۲ء صفحہ ۱)

تہذیب و مداہنت

تہذیب اور مداہنت دونوں بالکل علیحدہ علیحدہ خُلق ہیں۔ اور اگر اوّل الذکر اخلاق حسنہ میں سے ہے تو مؤخر الذکر اخلاق ذمیمہ میں سے ہے۔ مگر عام طور پر لوگوں کو ان دونوں اخلاق میں مابہ الامتیاز نہ معلوم ہونے کی وجہ سے دھوکہ لگ جاتا ہے اور وہ ان میں فرق نہیں کر سکتے۔ اور ایک کو دوسرے پر محمول کر لیتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو مشکلات میں ڈالتے اور حق سے محروم رہ جاتے ہیں۔ خصوصاً ان ایام میں کہ مداہنت کا بہت زور ہے۔ اکثر لوگ مداہنت اختیار کر کے اس کا نام تہذیب و شائستگی رکھتے ہیں۔ اور کسی معترض کو یہ کہہ کر ٹال دیتے ہیں کہ تم تہذیب سے ناواقف ہو۔ اسی طرح جب کوئی انسان جرأت و دلیری سے کام لے کر حق اور صداقت کے پہنچانے کی کوشش کرتا ہے تو مدعیان تہذیب اس پر بد تہذیبی کا الزام لگا کر اسے اس فعل سے باز رکھنا چاہتے ہیں۔ ان لوگوں کے مقابلہ میں وہ لوگ بھی ہیں جو نہایت بد تہذیب اور بداخلاق ہیں اور کسی کی دلداری یا دلدہی کرنا جانتے ہی نہیں۔ اعتراض کرنا ان کا پیشہ اور خواہ مخواہ پیچھے پڑ جانا ان کا کام ہوتا ہے۔ اور جب انہیں تہذیب کی تعلیم دی جائے تو مداہنت کے بہانہ سے اس سے بیزاری ظاہر کرتے ہیں۔

مَیں اس مضمون کے ذریعہ ناظرین اخبار کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ تہذیب و مداہنت بالکل علیحدہ اخلاق ہیں اور ہم بڑی آسانی سے ان میں امتیاز کر سکتے ہیں۔

تہذیب کہتے ہیں چھانٹ دینے کو۔ درختوں کے زائد پتے اور ٹہنیاں چھانٹ دینے کے فعل کا نام تہذیب ہے۔ پس ہر قسم کے بُرے افعال سے بچنا اور لوگوں سے خوش خلقی سے پیش آنا اور خندہ پیشانی سے ملاقات کرنا، کسی کی ناحق دلآزاری سے مجتنب رہنا، بڑوں کا ادب ملحوظ رکھنا، چھوٹوں پر شفقت کرنا یہ تہذیب ہے کیونکہ ان افعال کے ذریعہ انسان اپنے نفس کی کمزوریوں اور نقصوں کو چھانٹ دیتا ہے اور صرف مفید اور نیک خصال کو رہنے دیتا ہے۔ پس مہذب آدمی عربی زبان کی رُو سے وہ ہے جو پاک اخلاق والا اور عیبوں سے محفوظ ہو۔

مداہنت کا لفظی معنی ہے فریب دینا۔ اور محاورہ میں اس فعل کا نام ہے کہ کوئی آدمی اپنے مافی الضمیر کو چھپائے اور دوسرے کو خوش کرنے یا کوئی اپنا کام نکالنے کے لئے اپنے اندرونہ کو ظاہر نہ کرے اور بناوٹ سے اور بات کرے اور اظہار حقیقت میں خیانت کرے۔

ان دونوں خلقوں میں سے تہذیب تو ایک نیک صفت ہے اور مداہنت بُری۔ کیونکہ مداہنت بھی کسی کو خوش کرنے اور اس کے غصہ کو فرو کرنے اور غضب کے صدمہ سے بچانے کے لئے اختیار کی جاتی ہے۔ مگر اس کے اختیار سے حق کا استیصال ہو جاتا ہے پھر مداہنت جھوٹ اور خیانت کی اقسام میں سے بھی ہے اس لئے بھی مذموم صفات میں سے ہے۔

اب ان دونوں صفات کی تعریف پر غور کر کے دیکھو خود بخود سمجھ سکو گے کہ دونوں میں کیا فرق ہے۔ تہذیب کے تو معنے ہیں نیک اخلاق دکھانا، اخلاق ذمیمہ سے بچنا۔ اور مداہنت اسے کہتے ہیں کہ کسی کو خوش کرنے کے لئے اَور کا اَور ظاہر کرنا یا حقیقت کو پوشیدہ کرنا تا اسے تکلیف نہ ہو۔ پس جس موقعہ پر کہ بغیر کسی جھوٹ یا تصنع یا بناوٹ یا خیانت یا اخفاء صداقت کے اخلاق حسنہ اور خوش خلقی سے معاملہ کیا جائے۔ اسے تہذیب کا فعل کہیں گے۔ اور جب جھوٹ یا تصنع یا بناوٹ یا اخفاء صداقت سے کام لیا جائے تو گو کسی کو خوش کرنے یا شرمندگی سے بچانے یا صلح کرنے یا کرانے کے لئے ایسا کیا جائے، یہ کام مداہنت کا ہو گا۔

اب اس امتیاز کو خوب یاد کر کے دنیا کے افعال کو دیکھو کہ آج کل تہذیب و مداہنت میں سے کس کا غلبہ ہے۔ گو لوگ کہتے ہیں کہ آج کل تہذیب کا زور ہے لیکن مَیں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ تہذیب دنیا میں بہت ہی کم نظر آئے گی اور اس کی جگہ مداہنت کا دور دورہ ہو گا۔

دلوں میں سخت نفرت بھری ہوئی ہوتی ہے اور بغض اور کینہ سے دل سیاہ ہوا ہوتا ہے مگر جب آپس میں ملتے ہیں ایسے طریق سے ملتے ہیں گویا بالکل عداوت نہیں۔ ہاں خفیہ خفیہ ایک دوسرے کی جڑیں کاٹنے کی فکر میں ہوتا ہے۔ اور اس کا نام تہذیب رکھتے ہیں۔

لاکھ صداقت اور راستی کا وعظ کرو، سچی باتیں بتاؤ، اکثر لوگ سن کر ہاں میں ہاں ملاتے جائیں گے اور تعریف بھی کرتے چلے جائیں گے لیکن دل میں ہنستے جائیں گے کہ کیا حماقت کی باتیں کر رہا ہے۔ جب اٹھ کر کسی اور مجلس میں گئے تو لگے برائیاں کرنے کہ فلاں شخص ایسا ہے اور ایسا ہے۔ اور اس فعل کا نام تہذیب رکھا جاتا ہے۔

ایک مذہب کا پیرو دوسرے مذاہب کے پیروان کے کلام کو سنتا ہے اور اس پر خوشی کا اظہار کرتا جاتا ہے اور ایسا ظاہر کرتا ہے کہ گویا جو کچھ یہ کہہ رہا ہے اس کو حرف حرف تسلیم کرتا ہے مگر دراصل کچھ بھی نہیں۔ جب وہ اٹھ کر چلا جائے تو کہہ دیتا ہے کہ ان مذہبی جھگڑوں میں پڑنے کی ہمیں کیا ضرورت ہے۔ تجھ کو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو۔ ہمیں کیا ضرورت تھی کہ خواہ مخواہ کسی کے مذہبی عقائد پر جرح و قدح کرتے اور اس فعل کو نہایت مہذبانہ کہا جاتا ہے۔

غرض کہ تمام معاملات میں تہذیب کی بجائے مداہنت یا راستی کی بجائے دروغ نے جگہ لے لی ہے۔ اور ابھی اس زمانہ کے لوگوں کو دعویٰ ہے کہ وہ ایک ایسے زمانہ میں پیدا ہوئے ہیں جو تہذیب میں سب زمانوں سے بڑھ گیا ہے۔ اور وہ نہیں جانتے کہ جس بات کو وہ تہذیب کہتے ہیں وہ درحقیقت مداہنت ہے اور یہ کہ اگر اس مرض کو دنیا سے دور نہ کیا گیا تو حق اور صداقت کا پھیلانا محال ہو جائے گا۔

تہذیب تو اخلاق حسنہ کے استعمال کا نام ہے مگر آج کل تو جھوٹ اور تصنع کا نام تہذیب رکھا جاتا ہے۔ پھر کیا یہ اخلاق، اخلاق حسنہ کہلا سکتے ہیں؟ نہیں، یہ اخلاق ذمیمہ کبھی حسنہ نہیں کہلا سکتے۔ جو بُرا ہے وہ بُرا ہی ہے اور اسے اچھا کہہ دینے سے یا اس کا کوئی خوبصورت نام رکھ دینے سے وہ اچھا اور خوبصورت نہیں ہو سکتا۔ بیشک ایک زنگی کو کافور کہتے ہیں مگر اس سے اس کا رنگ سفید نہیں ہو سکتا۔ سانپ کے کاٹنے کو سلم کہتے ہیں مگر کیا اس نام کی وجہ سے سانپ کے زہر سے لوگ سلامتی میں آگئے ہیں۔ پس مداہنت کو تہذیب کے نام سے موسوم کئے جاؤ مداہنت اپنی خرابیاں ساتھ رکھی ہے اور اس نام کی وجہ سے وہ قابل تعریف نہیں ہو سکتی۔

اگر مداہنت ہی تہذیب ہے تو حق کیونکر پہنچایا جا سکتا ہے کیونکہ تہذیب کی خاطر ہر ایک شخص دوسرے کی بات سن کر یہی کہے گا کہ بیشک یہ درست ہے کیونکہ اگر وہ خلاف رائے ظاہر کرے تو بد تہذیبی کا خطاب مل جائے گا۔ پھر اگر اس کے دل میں شکوک ہیں تو وہ کیونکر دور کرا سکتا ہے۔ اور خود مبلغ کو کیونکر معلوم ہو سکتا ہے کہ دوسرے کے دل میں کیا ہے اور اسے کس طرح علم ہو سکتا ہے کہ اب اسے کس پہلو پر زور دے کر اپنا مطلب زیادہ واضح کرنا چاہئے۔ پس اس تہذیب سے حق تو کسی صورت میں بھی نہیں پہنچایا جا سکتا۔ اور جن لوگوں کو صداقت کے پھیلانے کی تڑپ ہے ان کا فرض ہے کہ وہ اس عیب کو دنیا سے دور کریں تا حق کے روشن کرنے کی کوئی راہ نکلے۔

ہمارے آنحضرتؐ سب انسانوں سے زیادہ مہذب تھے مگر کیا وہ مخالف کی ہاں میں ہاں ملایا کرتے تھے اور اس کے اعتقادات پر خاموشی سے مہر تصدیق لگاتے تھے۔ نہیں بلکہ آپ باوجود سب انسانوں سے زیادہ مہذب ہونے کے حق کے پہنچا دینے میں کوتاہی نہ کرتے۔ اور اگر کسی کی غلطی دیکھتے تو اسے احسن طریق سے اس کے عقیدے کی غلطی پر آگاہی بخشتے۔ مگر کیا کوئی مسلمان ہے جو آپؐ کے اس فعل پر اعتراض کرے اور کہہ سکے کہ آپ سے زیادہ وہ لوگ مہذب ہیں جو دوسرے کی بات سن کر اس کی ہاں میں ہاں ملا دیں۔ اگر درحقیقت کوئی شخص ایک سچائی کو سمجھتا ہے تو کیوں اسے قبول نہیں کرتا اور اگر وہ اسے جھوٹا جانتا ہے تو کیوں نہیں اپنا خیال ظاہر کرتا۔ تا کہ دونوں میں سے ایک کی ہدایت کا باعث ہو۔ تصنع اور بناوٹ سے ایک دوسرے کی ہاں میں ہاں ملانا تہذیب نہیں کہلا سکتا کیونکہ یہ جھوٹ ہے۔ اور تہذیب کے معنے تو یہ ہیں کہ ہر قسم کے گناہ سے بچے۔

(الفضل قادیان دارالامان ۷/جنوری ۱۹۱۴ء)

بقیہ: رپورٹ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ نیانزا زون از صفحہ نمبر ۸

ہوا۔ اس کے بعد مختلف تربیتی امور پر تقاریر ہوئیں۔ اور مجلس سوال و جواب ہوئی۔

بعد ازاں مختلف احباب کو اظہار خیال کا موقع دیا گیا۔ احباب جماعت نے اپنی بعض مشکلات کا ذکر کیا اور آئندہ تعلیمی تربیتی پروگرام کے لئے احباب جماعت سے مل کر بہتر منصوبہ بندی کی گئی۔

نماز ظہر کے بعد احباب کو کھانا پیش کیا گیا اور اس کے بعد اطفال کے مابین علمی مقابلہ جات ہوئے۔ اول دوم آنے والوں کو انعامات دیئے گئے۔

اسی طرح خدام الاحمدیہ کے مابین ورزشی مقابلہ جات۔ نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامات دیئے گئے۔

اس تربیتی جلسہ میں دو صد (۲۰۰) سے زائد خواتین و حضرات نے شرکت کی۔ بوقت شام یہ پروگرام دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

”کفالت یکصد یتامی“

پر لبیک کہنے والے احباب جماعت کی راہنمائی کے لئے

ایک یتیم بچے یا بچی کے تعلیمی اور دیگر اخراجات کا اندازہً خرچ -/۵۰۰ روپے سے -/۱۵۰۰ روپے ماہانہ ہے۔ آپ اپنی مالی وسعت کے لحاظ سے جو بھی رقم ماہوار مقرر کرنا چاہیں اس کی اطلاع سیکرٹری کمیٹی یکصد یتامیٰ کو کر دیں۔ اور اس کے مطابق امانت کفالت یکصد یتامیٰ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہِ راست یا مقامی جماعت کی وساطت سے جمع کروائیں۔ رقم بذریعہ چیک/ڈرافٹ یا منی آرڈر بنام سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارلضیافت ربوہ بھی بھجوائی جا سکتی ہے۔ علاوہ ازیں حسبِ توفیق یکمشت ادائیگی اور بغیر وعدہ کے بھی رقم بھجوائی جا سکتی ہے۔ (کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ ربوہ)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اللھم انا نجعلك فی نحورھم ونعوذبك من شرورھم۔

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت اور رسائل بھجوانے کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ (براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں):-

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

اخبار "الفضل انٹرنیشنل" کا انٹرنیٹ ایڈیشن جماعت کی مرکزی ویب سائٹ "alislam.org" پر مہیا ہے۔ "الفضل ڈائجسٹ" (سالِ اوّل) کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:

http://www.alislam.org/alfazal/d/

حضرت میاں فضل محمد صاحبؓ

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۵؍اگست ۲۰۰۱ء میں مکرمہ صادقہ بیگم صاحبہ اپنے والد محترم حضرت میاں فضل محمد صاحبؓ ہرسیاں والے کے بعض واقعات بیان کرتے ہوئے لکھتی ہیں کہ آپؓ کا گاؤں "ہرسیاں" قادیان سے چھ میل کے فاصلہ پر تھا۔ اور آپ وہاں حکمت کا کام کیا کرتے تھے۔ ۱۸۹۵ء میں ایک روز آپ کے ایک گہرے دوست حضرت محمد اکبر صاحبؓ نے آپ کو بتایا کہ قادیان میں مرزا غلام احمد صاحب نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور وہ اُن سے ملاقات کے لئے قادیان جا رہے ہیں۔ چنانچہ آپؓ بھی اُن کے ہمراہ قادیان چلے گئے۔ حضورؑ اُس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے۔ آپ کے دوست نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر حضورؑ کے ہاتھ میں دیدیا کہ ان کی بیعت لے لیں۔ حضورؑ نے آپ کو بیعت کے الفاظ دہروادئے۔ جب آپؓ باہر نکلے تو اپنے دوست سے کہنے لگے کہ تمہارے کہنے پر مَیں نے بیعت کرلی ہے مگر دل سے ایمان اُسی وقت لاؤں گا جب خدا مجھے بتادے گا۔

کچھ عرصہ کے بعد ۱۸۹۶ء میں جب آپؓ گھوڑے پر سوار ایک جنگل میں سے گزر کر اکیلے بٹالہ جا رہے تھے تو آپ کو بڑے زور سے آواز آئی کہ قادیان والا مسیح موعود سچا ہے، اسے جا کر مان لو۔ یہی آواز تین بار آئی تو آپؓ نے آگے جانے کی بجائے اپنے گھوڑے کا رُخ اپنے دوست کے گھر کی طرف موڑ دیا۔ پھر اُسی وقت اپنے دوست کے ہمراہ دوبارہ قادیان پہنچے اور حضرت مسیح موعودؑ کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔

دل سے بیعت کرنے کے بعد جب آپؓ گھر تشریف لائے اور اپنی بیوی کو یہ خبر دی تو وہ بالکل خاموش ہوگئیں اور کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ کچھ دن بعد انہوں نے ایک خواب دیکھا کہ ایک بزرگ نے انہیں ایک بچے کی بشارت دی ہے جو لمبی عمر والا اور فاضل ہوگا۔ انہوں نے یہ خواب آپؓ کو سنائی تو آپؓ انہیں ہمراہ لے کر قادیان پہنچے۔ قادیان پہنچ کر انہوں نے بتایا کہ خواب میں انہیں یہی جگہ دکھائی گئی تھی۔ چنانچہ وہ خود آگے آگے چلنے لگیں اور سیدھی حضور علیہ السلام کی خدمت میں پہنچیں اور بتایا کہ یہ تو وہی بزرگ ہیں جنہیں خواب میں دیکھا تھا۔ چنانچہ اُسی وقت بیعت کی سعادت حاصل کرلی۔ بعد میں خواب کے مطابق اللہ تعالیٰ نے انہیں بیٹے سے نوازا جس کا نام حضورؑ نے عبدالغفور رکھا اور بچہ کو ایک روپیہ بھی عنایت فرمایا۔ یہی بچہ بعد میں محترم مولوی عبدالغفور صاحب مولوی فاضل ہوئے، جنہوں نے لمبی عمر پائی اور ساری عمر خدمت دین کی توفیق بھی حاصل کی۔

حضرت برکت بی بی صاحبہؓ نے ایک بار خواب دیکھا کہ حضرت مسیح موعودؑ اپنے گھر میں ٹہل رہے ہیں اور حضورؑ کے ہاتھ میں ایک کتاب اور بغل میں سبز رنگ کے کپڑے کا تھان ہے۔ اتنے میں حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ تشریف لائے تو حضورؑ نے یہ چیزیں اُن کو دیدیں اور خود تشریف لے گئے۔ حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ وہاں ٹہلنے لگ گئے کہ اتنے میں حضرت میاں محمودؓ تشریف لائے تو حضرت مولوی صاحبؓ نے یہ چیزیں اُن کے سپرد کردیں اور خود تشریف لے گئے۔

مضمون نگار بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ والدہ صاحبہؓ نے خواب میں دیکھا کہ حضورؑ فرماتے ہیں کہ برکت بی بی! تجھے ایک خوشخبری سناؤں۔ عرض کیا: جی ہاں حضور سنائیں۔ فرمایا کہ آج سے چھ ماہ بعد اللہ تعالیٰ تجھے لڑکا دے گا اور وہ صالح ہوگا۔ چنانچہ خواب کے مطابق قریباً چھ ماہ بعد اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو لڑکا دیا۔ حضرت میاں فضل محمد صاحبؓ نے حضورؑ کی خدمت میں نام رکھنے کی درخواست کی تو حضورؑ نے غلام محمد نام تجویز فرمایا۔ آپؓ نے عرض کی کہ حضور! یہ تو میرے بڑے بھائی کا نام ہے۔ اس پر حضورؑ نے صالح محمد نام رکھا۔ محترم صالح محمد صاحب اسم بامسمّی تھے۔ واقف زندگی تھے، کافی عرصہ مغربی افریقہ میں بطور تاجر خدمت کی سعادت حاصل ہوئی۔

قادیان میں ایک بار حضرت میاں فضل محمد صاحبؓ بہت بیمار ہوگئے کہ کسی نے آپؓ کی وفات کی خبر بھی مشہور کردی۔ جب یہ بات آپؓ کے بیٹے محترم عبدالرحیم درویش صاحب کو معلوم ہوئی تو وہ کہنے لگے کہ یہ اُس وقت تک فوت نہیں ہوں گے جب تک ان کی عمر ۹۰ سال نہ ہوجائے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ایک مرتبہ آپؓ نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعودؑ آپؓ سے بغلگیر ہوتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپؓ کے گھر تین بیٹے پیدا ہوں گے۔ پہلے کا نام عبدالغنی، دوسرے کا ملک غنی اور تیسرے کا پتال غنی ہوگا۔ جب یہ تینوں لڑکے پیدا ہوجائیں گے تو آپ کی عمر ۴۵ سال کی ہوگی۔ اس کے بعد آپؓ کی آنکھ کھل گئی۔ پھر آپؓ شدید پریشانی میں حضورؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضورؑ بعض اصحاب کے ہمراہ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ آپؓ نے حضورؑ کی اجازت سے خواب سنائی۔ اس پر حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ نے کہا کہ میاں فضل محمد! ایک دفعہ پھر سنائیں۔ اس پر آپؓ نے حضورؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور! مجھے غم لگا ہوا ہے اور یہ مجھے مذاق کر رہے ہیں۔ حضورؑ نے فرمایا: آپ کو کیسا غم ہے؟ عرض کی: جب تینوں بچے پیدا ہوجائیں گے تو میری عمر ۴۵ ہوگی یعنی زندگی ختم ہوجائے گی۔ اس پر حضورؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قادر ہے، وہ دوگنی کردے گا (یا کردیا کرتا ہے)۔ چنانچہ جب ۱۹۵۶ء میں آپؓ کی وفات ہوئی تو آپؓ کی عمر ۹۰ سال تھی۔

حضرت مصلح موعودؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور آئندہ خطبہ جمعہ میں آپؓ کا ذکر بھی فرمایا۔

ایک دفعہ آپؓ کے کولہے کے اوپر ایک سخت گلٹی نکل آئی جس سے بہت تکلیف تھی۔ آپؓ نے حضورؑ کی خدمت میں اپنی حالت بیان کی۔ حضورؑ نے دو دواؤں کے نام بتائے کہ اُن کا لیپ کریں۔ جب آپؓ گھر پہنچے تو دواؤں کا نام بھول گئے لیکن حضورؑ کی دعا کی برکت سے گلٹی خود بخود نکل گئی۔

۞ ۞ ۞

مکرم ماسٹر محمد اسلم بٹ صاحب

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۰؍ستمبر ۲۰۰۱ء میں مکرم محمد اکرم بٹ صاحب اپنے والد محترم ماسٹر محمد اسلم بٹ صاحب ابن محترم خواجہ محمد حسین بٹ صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آپ پیدائشی احمدی تھے۔ قادیان میں اطفال الاحمدیہ کے عہدہ دار رہے۔ قیام پاکستان کے بعد احمد نگر (ربوہ) آگئے جہاں مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی اور وفات سے قبل نو سال تک صدر جماعت بھی رہے۔ آپ بہت بچپن ہی سے نماز کی پابندی کرنے لگے تھے اور صرف نو سال کی عمر سے تہجد ادا کرنے کی توفیق بھی پا رہے تھے۔

آپ نے قریباً ۳۳ سال بطور ٹیچر ملازمت کی اور ملازمت کا بیشتر عرصہ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں گزارا۔ ۱۹۹۳ء میں ریٹائرڈ ہوئے۔

محترم ماسٹر اسلم بٹ صاحب جب بھی مسجد میں نماز کے لئے تشریف لاتے تو نہایت خاموشی اور آرام سے اپنا وقت ذکرالٰہی میں گزارتے اور نماز ادا کرکے خاموشی سے اٹھ کر واپس چلے جاتے۔ آپ کے اس عمل کا سبب آپ کا ایک خواب تھا جس میں آپ نے چند فرشتوں کو دیکھا جو مسجد میں آئے اور خاموشی سے بیٹھ گئے۔ کچھ دیر بعد انہوں نے نماز شروع کردی اور بہت آرام سے نماز پڑھی۔ نماز سے فراغت کے بعد وہ خاموشی سے اُٹھ کر واپس چلے گئے۔ آپ بتایا کرتے تھے کہ وہ فرشتے مجھے بتانے آئے تھے کہ مسجد میں کیسے آتے ہیں اور کیسے جاتے ہیں۔ آپ کو خواب میں بزرگوں کی زیارت بھی ہوتی تھی۔ میری زندگی میں شاید کوئی ایسا دن ہوگا کہ رات کے پچھلے پہر آپ کو عبادت میں مصروف نہ دیکھا ہو۔

۳۰؍جون ۲۰۰۱ء کو آپ کی وفات ہوئی۔ آپ کی وفات پر کئی متعصب مخالفین بھی تعزیت کے لئے گھر آئے اور سب آنے والوں نے آپ کی خوش مزاجی اور ملنسار و شفیق طبیعت کی تعریف کی۔

۞ ۞ ۞

مکرم پروفیسر چودھری محمد علی صاحب کی ایک طویل نظم ماہنامہ "خالد" ربوہ جون ۲۰۰۱ء کی زینت ہے، اس نظم سے منتخب اشعار پیش ہیں:

اب اِسی دھن میں بھرے شہر کو جینا ہوگا
تجھ سے ملنے کا بھی کوئی تو قرینہ ہوگا
اشک در اشک تجھے ڈھونڈنے نکلیں گے لوگ
وصل کے شہر میں فرقت کا مہینہ ہوگا
ہجر کی رات ہے رو رو کر گزاریں گے اسے
ہر گلی کوچے میں اِجلاسِ شبینہ ہوگا
پھر وہی ذکر سرِ وادیٔ سینا ہوگا
وہی ساقی وہی بادہ وہی مینا ہوگا
تیری کرنوں کو اب اے عہد کے سچے سورج
ہجرت کی رات کا یہ چاک بھی سینا ہوگا

۞ ۞ ۞

مکرم محمد اسماعیل بقاپوری صاحب

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۳؍اگست ۲۰۰۱ء میں مکرم محمد یوسف بقاپوری صاحب رقمطراز ہیں کہ ہمارے خاندان میں سب سے پہلے حضرت مولوی محمد ابراہیم بقاپوری صاحبؓ نے احمدیت قبول کی تھی۔ اُن کے سب سے بڑے بیٹے، میرے والد مکرم محمد اسماعیل بقاپوری صاحب تھے۔

مکرم محمد اسماعیل صاحب ۱۷؍اگست ۱۹۲۱ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ میٹرک کے بعد جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے اور مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ پھر ووکیشنل ٹریننگ سنٹر امرتسر میں داخلہ لے لیا۔ ۱۹۴۰ء میں دہلی میں سرکاری ملازمت اختیار کی۔ ۱۹۴۱ء میں نظام وصیت میں شامل ہوئے۔ ۱۹۴۲ء میں آپ کی شادی مکرمہ امۃالمجید صاحبہ بنت حضرت مرزا محمد شفیع صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان سے ہوئی۔ پاکستان بننے کے بعد آپ کراچی آگئے۔

دہلی میں قائد خدام الاحمدیہ رہے تھے۔ کراچی میں آپ کی رہائشگاہ قریباً ربع صدی تک مرکز نماز بنی رہی۔ تحریک جدید کے اوّلین مجاہدین میں سے تھے۔ کراچی میں کئی سال زعیم حلقہ رہے۔ ۱۹۸۱ء میں اپنی اہلیہ کی وفات کے بعد کچھ عرصہ ربوہ میں مقیم رہے اور جماعتی دفاتر میں خدمت کی توفیق پائی۔ نہایت ہنس مکھ طبیعت پائی تھی۔

آپ نے ۸۰ سال کی عمر میں ۷؍مئی ۲۰۰۱ء کو کراچی میں وفات پائی۔ بوجہ موصی ہونے کے جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں عمل میں آئی۔

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission
28/06/2002 – 04/07/2002

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in Greenwich Mean Time. For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

Friday 28TH June 2002
28 Ihsan 1381
16 Rabi-al-sani 1423

00.05 Tilaawat, Dars-e-Hadith, News
01.00 Yassarnal Quran No.22 With Qaari Muhammad Ashiq Sb. Presentation MTA Pakistan
01.30 Majlis Irfaan: Rec.21.05.02 With Urdu Speaking Friends
02.30 MTA Sports: 'All Rabwah Badminton & Table Tennis Tournament' – Singles Final Senior Match. Organised by Iwaan-e-Mahmood sports club, Rabwah.
03:05 Around The Globe: Documentary About the 'Phoroons & Fables' of Egypt Presentation MTA USA
04.05 Seerat-un-Nabi (SAW): Pro. No.46 Host: Saud A. Khan Sb.
04.45 Homoeopathy Class: No.82 Rec.09.05.95
06.05 Tilaawat, MTA International News
06.35 Liqaa Ma'al Arab: Session No.149 Rec.17.04.96
07.35 Siraiki Service: A discussion in Siraiki on the topic of Seerat-un-Nabi (saw). Hosted by Jamal-ud-Din Shams.
08.40 Majlis Irfaan: ®
09.40 Taa'ruf: Interview with Major Naseer Ahmad Tariq Sb. Presentation MTA Germany
10.15 Indonesian Service: Various Items
11.15 Seerat-un-Nabi: ®
12.00 Friday Sermon: Live
13:05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat, News
14.00 Bangla Mulaaqaat: Rec.18.06.02
15.05 Friday Sermon: Rec.28.06.02 ®
16.05 Yassarnal Quran: No 22 ®
16.30 French Service: Various Items in French
17.30 German Service: Various Items in German
18.35 Liqaa Ma'al Arab: No.149 ®
20.00 Jalsa Salana USA: Live coverage from Jalsa Salana USA 2002.
22.50 Friday Sermon:®

Saturday 29th June 2002
29 Ihsan 1381
17 Rabi-al-sani 1423

00.05 Tilawat, News, Dars-e-Hadith
01.00 Yassarnal Quran No.21
01.25 Q/A Session: With English Speaking Friends
02.30 Jalsa Salana USA:®
05.00 German Mulaaqaat: Rec.19.06.02
06.05 Tilawat, News,
06.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.150 Rec 18.04.96
07.40 French Service: Classe des Enfants
08.30 Jalsa Salana USA:®opening session of Jalsa salana 2002.
11.00 Kehkashaan: ®
12.05 Tilawat, Dars-e-Hadith, News
12.50 Urdu Class: Lesson No.424 ®
14.00 Bengali Shomprochar: Various Items
15.00 Children's Class: With Hazoor Rec 29.06.02
16.05 French Service: ®
17.05 German Service: Various Items in German
18.10 Liqaa Ma'al Arab: No. 150 ®
19.20 Arabic Service: Various Items in Arabic
20.20 Yassarnal Quran: ®
20.45 Q/A Session: ®
21.50 Children's Class: With Hazoor ®
22.50 German Mulaaqaat: Rec.19.06.02 ®

Sunday 30th June 2002
30 Ihsan 1381
18 Rabi-al-sani 1423

00.05 Tilawat, Seerat-un-Nabi, News
01.00 Children's Class: With Hazoor Rec.24.03.01 – Part 1
01.30 Q/A Session: In Urdu - Rec.16.12.94
02.30 Discussion Programme: Topic ' The teachings & blessings of the Holy Qur'an – Hosted by Mohammad Azam Akseer Sb.
03.25 Friday Sermon: Rec.28.06.02 ®
04.25 Urdu Asbaaq: Learning how to read and write With Ch. Hadi Ali Sb. Lesson No.20
04.55 Lajna Mulaaqaat. A weekly sitting of young Lajna and Naasiraat with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad. Urdu language.
06.00 Tilawat, MTA International News
06.35 Liqaa Ma'al Arab: Session No.153 Rec.25.04.96
07.40 Spanish Service: F/S Rec.04.09.98 With Spanish Translation
08.45 Moshaa'irah: All Pakistan Mehfil-e-Moshaa'irah. Organised by Khuddam-ul-Ahmadiyya.
09.30 Tehrik-e-Ahamdiyyat: A quiz pro. No.20
10.15 Indonesian Service.
11.15 Discussion Programme: ®
12.10 Tilawat, Seerat un Nabi (saw), News
13.00 Majlis-e-Irfaan : ®
14.00 Jalsa Salana USA: Live coverage of Jalsa Salana USA 2002. Closing session.
17.30 German Service: Various Items
18.35 Liqaa Ma'al Arab: Session No.153 ®
19.40 Arabic Service: Various Items
20.45 Question and Answer: ® With Hadhrat Khalifatul Masih IV
21.50 Moshaa'irah: ®
22.35 Mulaaqaat: ®
23.45 Taarikh-e-Ahmadiyyat: ®

Monday 1st July 2002
1 Wafa 1381
19 Rabi-al-sani 1423

00.05 Tilawat, Dars-e-Malfoozat, News
00.50 Children's Corner: Kudak No.30 Presentation MTA Pakistan
01.10 Hikaayat-e-Shireen: Children's programme in Urdu language.
01.30 Q/A Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad & English speaking guests
02.30 Jalsa Salana USA:® Closing session.
05.00 French Mulaqaat. Rec. 24.06.02
06.05 Tilawat, MTA International News
06.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.154 Rec:30.04.96
07.30 Chinese Programme: Reading from the Chinese book 'Islam among Religions' by Muhammad Usman Chou.
07.55 Spot Light: Speech by Muzafar Hafeez Ahmad Sb.
08.30 Jalsa Salana USA:® Closing session.
11.00 Safar Hum Nay Kiyan: A documentary about a Visit to 'Muree' Pakistan.
12.05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat, News
12.50 Urdu Class: No. 425 ®
14.10 Bangla Shomprochar
15.15 French Mulaaqaat: Rec 24.06.02 ®
16.15 French Service
17.15 German Service
18.15 Liqaa Ma'al Arab: ®
19.15 Arabic Service.
20.15 Childrens corner: Kudak. Programme No.30 ®
20.35 Question and Answer Session: ®
21.35 Ruhaani Khazaa'en.®
22.15 French Mulaaqaat: ®
23.15 Safar Ham Nay Kiyan: ®

Tuesday 2nd July 2002
2 Wafa 1381
20 Rabi-al-sani 1423

00.05 Tilawat, Dars-e-Hadith, News
01.00 Children's Corner: Waqfeen-e-Nau
01.30 Ilmi Khatabaat: Topic 'Status of Hadhrat Muhammad (saw)' speech by Mau. Jalal-ud-Din Shams Sb, - delivered at the occasion of Jalsa Salana, Rabwah, Pakistan in 1956.
02.20 MTA Travel: Visit to Italy
02.45 Medical Matters: A discussion on the topic: 'Nutrition' – Host: Syed Qasim-ul-Islam. Part 2.
03.10 Around the Globe: A documentary in English about 'Costa Rica' Courtesy of MTA USA
04.10 Lajna Magazine: Programme No.19
05.00 Bengali Mulaaqaat: Rec.25.06.02
06.05 Tilawat, MTA International News
06.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.157 Rec. 07.05.96
07.35 MTA Sports: All Rabwah Badminton & Table Tennis tournament. Singles final, senior match. Organised by Iwaan-e-Mahmood sports club.
08.15 Dars-e-Hadith
08.45 Dars-ul-Qur'an: Class no.22 Recorded on 15.02.96
10.15 Indonesian Service.
11.40 Medical Matters:®
12.05 Tilaawat, Dars-e-Hadith , MTA News
13.00 Q/A Session: With English Speaking Friends,
14.00 Bangla Shomprochar.
15.05 German Mulaaqaat: Rec.18.06.02
16.05 French Service.
17.05 German Service.
18.10 Liqaa Ma'al Arab: ®
19.10 Arabic Service.
20.10 Children's Corner: Waqfeen-e-Nau ®
20.40 Ilmi Khataabaat: ®
21.35 Around The Globe: ®
22.45 From The Archives: F/S Rec.27.02.98

Wednesday 3rd July 2002
3 Wafa 1381
14 Rabi-al-sani 1423

00.05 Tilaawat, History of Ahmadiyyat, News
01.00 Children's Corner: Guldastah No.39
01.40 Reply to Allegations: With Hazoor In Urdu – Rec.23.01.94
02.15 Spotlight: Speech in Urdu by Masood A.Shahid Sb 'The wisdom & insight of Hadhrat Musleh Ma'ud (ra) At the Occasion of Jalsa Yaum-e-Khilafat Pakistan.
02.40 Hamaari Kaa'enaat: Prog. No.15 Topic ' Telescopes & Rockets'
03.15 Urdu Class: Lesson No.426 Rec.31.10.98
04.45 Video Report: A special Programme showing The inauguration of a new building for Jamia Ahmadiyya Rabwah, Pakistan
05.00 Children's Mulaaqaat: Rec.04.10.00
06.05 Tilawat, MTA International News
06.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.158 Rec: 11.05.96
07.30 Swahili Service: F/S Rec:30.01.98
09.00 Reply to Allegations ®
09.45 Spotlight ®
10.15 Indonesian Service.
11.30 Video Report: ®
12.05 Tilaawat, History of Ahmadiyyat, News
12.45 Urdu Class: ®
14.15 Bangla Shomprochar
15.15 Children's Mulaaqaat: rec. 04.10.00
16.20 French Mulaaqaat: Rec.02.10.00
17.25 German Service.
18.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.158 ®
19.30 Arabic Service: Various Items In Arabic
20.30 Guldastah: Programme No.39
20.40 Reply to Allegations: ®
21.35 Hamaari Kaa'enaat: Programme No.15 ®
22.00 Mulaaqaat: Question and Answer session with Hadhrat Khalifatul Masih IV and children. Rec. on 04.10.00
23.15 Video Report: ®

Thursday 4th July 2002
4 Wafa 1381
22 Rabi-al Sani 1423

00.05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozaat, News
00.55 Children's Corner: An educational And entertaining programme, based on children's Waqifeen-e-Nau Syllabus.
01.30 Q/A Session: Rec.02.06.01 in Mehmud Hall London. With Urdu speaking guests
02.25 MTA Lifestyle: Hunar. Programme giving tips on how to look after your skin.
02.55 Al Maa'idah: Cookery programme teaching you how to prepare "savourys"
03.15 Canadian Horizon: Children's Class No.26 Presentation MTA Canada
04.25 Computers for Everyone: Topic: 'Command of DOS' Lesson 19, Host Ghulam Qadir Sb. MTA Pakistan.
04.55 Tarjumatul Quran Class: With Hazoor Class No.260 – Rec.22.07.98
06.05 Tilawat, MTA International News.
06.30 Liqaa Ma'al Arab:Session No.159 Rec.09.05.96
07.30 Sindhi Service: F/S 06.06.97 in Sindhi language.
08.50 Question & Answer Session: ®
09.45 Spotlight: A speech by Imam Ata-ul-Mujeeb Rashid Sb. Topic 'Tarbiyyat-e-Auland'
10.15 Indonesian Service.
11.15 MTA Travel: A documentary about a visit To Istanbul & Various Landmarks in Turkey.
11.45 Al Maa'idah: ®
12.05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozaat, News
12.45 Q/A Session : ®
13.50 Bangla Shomprochar: Rec 16.08.96
15.00 Tarjamatul Qur'an ®
16.00 French Service.
17.00 German Service.
18.05 Liqaa Ma'al Arab: ®
19.05 Arabic Service.
20.05 Children's Waqfeen-e-Nau Prog: ®
20.40 Question & Answer ®
21.35 MTA Lifestyle: Hunar ®
22.05 MTA Lifestyle: Al Maai'dah ®
22.25 Tarjumatul Quran Class: No.260 ®
23.30 MTA Travel: ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8875 1285
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 9 | Friday, June 28, 2002 | Issue No. 26

کینما (Kenema) سیرالیون کی زرعی نمائش میں

احمدیہ بکسٹال کی کامیاب نمائش

(طارق محمود جاوید ۔ امیر ومبلغ انچارج سیرالیون)

سیرالیون کے مشرقی صوبائی ہیڈکوارٹر کینما (Kenema) میں حکومت کی طرف سے منعقد کی جانے والی زرعی نمائش ۲۸/ تا ۳۰/ مارچ ۲۰۰۲ء میں مکرم اقبال احمد منیر صاحب مبلغ سلسلہ کینما کی زیر نگرانی جماعت احمدیہ کینما نے بکسٹال لگانے کا اہتمام کیا۔ بکسٹال کے لئے کیبن بنانے کے سلسلہ میں احباب جماعت خصوصاً خدام اور انصار نے بھرپور تعاون کرتے ہوئے کیبن کو جھنڈیوں اور مختلف قسم کے اسلامی بینرز سے اس طرح سجایا کہ تینوں روز ہمارا یہ بکسٹال لوگوں کی نگاہوں کا مرکز بنا رہا اور یہی ایک بکسٹال تھا جس پر اسلامی بینرز سجے ہوئے تھے اور تلاوت قرآن کریم ہو رہی تھی۔ عیسائی اور دیگر مسلمان گروپوں کی صورت میں آکر مذہبی سوالات کر رہے تھے اور ان کے تسلی بخش جوابات دئے جا رہے تھے۔ پھر ہمارے خدام اور انصار جوش وخروش سے تبلیغ میں مصروف تھے۔ صرف اور صرف احمدیہ بکسٹال ہی کے ماحول میں روحانی نظارے نظر آرہے تھے باقی ہر طرف گانے بجانے اور ڈانس کرنے والی پارٹیوں کی وجہ سے شور ہی شور تھا۔ ہر کوئی احمدی بکسٹال کی تعریف کر رہا تھا۔ زرعی نمائش کے تین دنوں میں تقریباً پانچ ہزار افراد تک پیغام حق پہنچایا گیا۔ رات دو بجے تک سوال وجواب کا سلسلہ جاری رہتا اور تیسرے روز تو یہ سلسلہ ساری رات جاری رہا اور صبح پانچ بجے ختم ہوا۔

اس بکسٹال میں ہر قسم کی کتب اور لٹریچر برائے فروخت موجود تھا اور لوگ کتب اور لٹریچر خرید رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے چار لاکھ سولہ ہزار لیونز کا لٹریچر فروخت ہوا۔

اسی طرح جماعت کے ماہانہ نیوز پیپر The African Crescent جو سیرالیون کی جماعت نے شروع کیا تھا اور پھر بعض وجوہات کی بنا پر بند رہا، اب دوبارہ خاکسار کی زیر نگرانی شروع ہوا۔ اس اخبار کا ماہ مارچ کا شمارہ مفت تقسیم کرنے کے لئے بکسٹال پر رکھا گیا تھا۔ اس اخبار کی دوسری طرف آخری صفحہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بڑی تصویر تمام لوگوں کی توجہ کا مرکز بنی رہی۔ ہر کوئی تصویر دیکھ کر اس طرح مائل ہوتا اور جب انہیں بتایا جاتا کہ یہ اخبار آپ مفت لے جا سکتے ہیں تو وہ خوشی سے لیتا اور شکریہ ادا کرتا اور دعائیں دیتا ہوا واپس جاتا۔ ۲۳/ مارچ کے حوالے سے اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد، آپ کی بشارات اور حالات زندگی پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی تھی۔ ان ایام میں یہ اخبار پانچ ہزار کی تعداد میں مفت تقسیم کیا گیا۔ الحمدللہ کہ یہ زرعی نمائش اور احمدیہ بکسٹال ہر لحاظ سے کامیاب رہے۔

تمام احباب جماعت خصوصاً خدام اور انصار جنہوں نے اس کی تیاری اور اسے کامیاب بنانے کے لئے تعاون کیا اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا کرے اور ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازتا چلا جائے۔ آمین۔

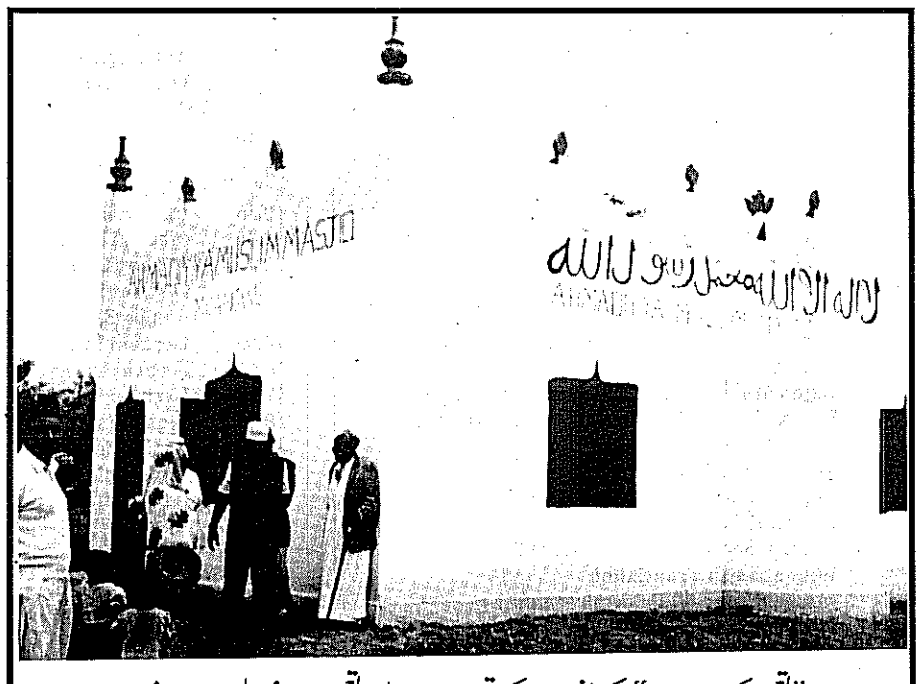

"تعمیر یکصد مساجد" کے منصوبہ کے تحت تنزانیہ میں تعمیر ہونے والی ۳۶ ویں مسجد
یہ مسجد Mkangwe کے علاقہ میں ہے جو نومبایعین نے وقار عمل کے ذریعہ تعمیر کی ہے۔

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَاللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ (التوبہ:۱۸)

مسجد احمدیہ طوالو

افتخار احمد ایاز ۔ لندن

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ کہ "مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" ایک عظیم شان کے ساتھ پورا ہو رہا ہے۔ نہ صرف یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ہر رنگ و نسل، ہر ملک اور ہر خطہ کے لوگوں کو آپ کو قبول کرنے کا شرف عطا کیا بلکہ جگہ جگہ خدائے واحد کی عبادت کے لئے سینکڑوں مساجد کی تعمیر کی توفیق بھی عطا فرمائی ۔ مساجد کی تعمیر کا سلسلہ جماعت احمدیہ میں بڑے ولولے اور جوش کے ساتھ جاری ہے۔ بڑے ممالک میں بھی نئی مساجد بن رہی ہیں اور چھوٹے چھوٹے جزائر کو بھی یہی سعادت حاصل ہو رہی ہے ۔ چنانچہ وسطی بحر الکاہل کے دُور دراز اور الگ تھلگ جزائر طوالو کی جماعت کو بھی اللہ تعالیٰ نے گرجا گھروں کے درمیان ایک مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی۔ ان جزائر میں یہ پہلی اور واحد مسجد ہے۔ اس مسجد کی تعمیر ۱۹۹۲ء میں مکمل ہوئی اور ساتھ ہی مبلغ کی رہائش کے لئے ایک دارالتبلیغ بھی تعمیر ہوا۔ ایک وقت میں طوالو سو فیصد عیسائی ملک تھا لیکن احمدیت کی برکت سے اب وہاں اللہ اکبر کی صدائیں بلند ہوتی ہیں اور لوگوں کا احمدیت اسلام کی طرف رجحان بڑھ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد از جلد ان جزائر کو اسلام کے نور سے منور فرمائے۔ اور یہ احمدیت کی برکات سے مستفید ہو سکیں۔

جزائر طوالو (Tawalu) میں تعمیر شدہ احمدیہ مسجد کے دو خوبصورت مناظر

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔